نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

فصل الخطاب فی فضل الکتاب

المکتبۃ السلفیۃ
لاہور ـــــ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

ابواب الصرف روپے
اتحاف النبیہ (عربی، فارسی) شاہ ولی اللہ ۱۵/- روپے
احسن التفاسیر (جلد اول) مجلد ۴۲/- روپے
〃 〃 (جلد دوم) 〃 ۵۲/- روپے
〃 〃 (جلد سوم) 〃 ۴۲/- روپے
〃 〃 (جلد چہارم) 〃 ۴۲/- روپے
〃 〃 (جلد پنجم) 〃 ۴۰/- روپے
〃 〃 (جلد ششم) 〃 ۴۰/- روپے
〃 〃 (جلد ہفتم) 〃 ۴۰/- روپے
آداب زیارت قبور (شاہ اسمٰعیل شہیدؒ) ۱/۵۰ روپے
اسلامی خطبات (جلد اول) مجلد ۷۰/- روپے
〃 〃 (جلد دوم) 〃 ۷۰/- روپے
〃 〃 (جلد سوم) ۴۸/ روپے
اصول تفسیر (ابن تیمیہؒ) ۴/- روپے
افادات امام ابن تیمیہؒ ۱۲/- روپے
فضیلت شیخینؓ ۱/- روپے
اقتضاء الصراط المستقیم (عربی مجلد) امام ابن تیمیہؒ ۷۶/- روپے
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان مجلد ۶۰/- روپے
اہل حدیث اور سیاست ۴۸/- روپے
البلاغ المبین (فارسی) (شاہ ولی اللہؒ) روپے
التکمیل بما فی تانیب الکوثری
من الاباطیل کامل (دو جلدیں مجلد) ۱۰۰/- روپے

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان (عربی) ۲۰/- روپے
〃 〃 〃 (اردو) ۱۶/- روپے
الفوز الکبیر (شاہ ولی اللہ) (عربی) روپے
المصابیح (مسنون تراویح) ۱/- روپے
بلوغ المرام (عربی) ۱۲/- روپے
بیمہ کی شرعی حیثیت ۳/- روپے
پیارے رسولؐ کی پیاری دعائیں ۳/- روپے
تاریخ مرزا (مولانا امرتسریؒ) / روپے
تائید آسمانی در رد ذفشان آسمانی (مولانا جعفر تھانیسریؒ) ۱/۵۰ روپے
تحفۃ الموحدین مترجم (شاہ ولی اللہ) ۲/- روپے
تعلیمات اسلامیہ ۹/- روپے
تقویت الایمان ۴/- روپے
تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (مترجم) روپے
جزء القراءۃ (عربی ٹائپ) امام بخاریؒ ۱۰/- روپے
جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث روپے
جہاد اعظم کی تیاری ۳/- روپے
حجۃ اللہ البالغہ (عربی) مجلد ۶۰/- روپے
حدیث کی تشریعی اہمیت روپے
حضرت عائشہؓ کی عمر پر ایک تحقیقی نظر ۴/- روپے
حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ۴۰/- روپے
حیات حضرت امام ابو حنیفہؒ روپے
حیات امام احمد بن حنبلؒ روپے
خلافت و ملوکیت (تاریخی و شرعی حیثیت) روپے
دیوان حماسہ (مترجم) ۶۰/- روپے
ذکر الٰہی (اردو) امام ابن قیمؒ روپے
راہ نجات (پنجابی ترجمہ وصیت نامہ شاہ ولی اللہؒ) روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ

فصل الخطاب فی فضل الکتاب

از تالیفاتِ مبارکہ

امیر الملک والا جاہ مولانا نواب سید ابو الطیب محمد صدیق حسن خان

۱۲۴۸ھ ـــــ ۱۳۰۷ھ

رحمہ اللہ وجعل الجنۃ مثواہ

مرتبہ

بندہ ضعیف ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف

www.KitaboSunnat.com

شائع کردہ

المکتبۃ السلفیۃ ۔ شیش محل روڈ ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به اہتمام ------------ احمد شاکر

ناشر ------------ المکتبہ السلفیہ، لاہور

مطبع ------------ زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

تاریخ اشاعت ------ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ
جولائی ۱۹۸۴ء

واحد تقسیم کنندگان :-

دارالکتب السلفیۃ ۔ شیش محل روڈ ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تصدیر		رسمِ خط، نقطے اور اعراب	۱۳
دیباچہ مؤلف امام رحمہ اللہ		قرآن مجید کا دور	۱۴
سورتوں اور آیتوں کی تعداد کا بیان اور چند ضمنی متعلقہ اہم مسائل	۲	تعلیم قرآن مجید کا بیان	۱۵
تصحیح نیت کا بیان	۵	ترتیل و تجوید اور آخر الذکر میں اعتدال	۱۶
آدابِ ذکر	۶	مصحف (قرآن مجید) کے استخفاف کی وعید	۱۸
آدابِ دعاء	۷	قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کا اکرام اور ان کو ایذاء کی ممانعت	۲۰
تلاوت قرآن مجید جہر یا اخفاء کونسا افضل ہے۔	۹	آدابِ تلاوتِ قرآن مجید کا بیان	۲۲
اسمائے قرآن مجید	۹	کلام اللہ کی فضیلت	۲۷
کیفیتِ وحی کی صورتیں	۱۰	حفظِ قرآن مجید کی فضیلت	۳۰
سورتوں کی ترتیبِ نزول	۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا کیسا تھا؟	۳۱
جمع قرآن مجید	۱۲	مسجد میں تلاوت اور سننا بھی عبادت ہے	۳۳
سورتوں اور آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔	۱۳	قرآن مجید سمجھ میں نہ آئے تو بھی ثواب مل جاتا ہے	۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن مجید جاری رہنی چاہیئے	۳۶
قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے حفظ کرنے کے فضائل۔	۳۸
قرآن مجید پر عمل بھی ضروری ہے۔	۴۱
قرآن مجید افضل الاذکار ہے۔	۴۱
قرآن مجید شفاء ہے۔	۴۳
تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا چاہیئے۔	۴۴
استعاذہ اور بسم اللہ کا بیان	۴۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خواص	۴۷
آیات وسورتوں میں تفاضل کا بیان	۴۸
سورۃ فاتحہ کے فضائل	۴۹
سورۃ فاتحہ کے خواص	۵۲
سورۃ البقرہ کی فضیلت	۵۷
سورۃ الانعام کا بیان	۵۹
آیۃ الکرسی کا بیان	۵۹
آیۃ الکرسی کے خواص	۶۱
سورۃ الکہف اور اس کی بعض آیات کے فضائل	۶۷
سورۂ یٰسٓ کے فضائل وخصائص	۶۸
سورۃ الفتح کی فضیلت اور اس کے خواص	۶۹
سورۃ الملک کے فضائل وخواص	۷۰
سورۃ الاخلاص کے فضائل وخواص	۷۱
سورۃ الواقعہ کی فضیلت	۷۴
سورۃ عمّ یتساءلون وغیرہ سورتوں اور بعض آیات کی فضیلت	۷۵
دعائے حضرت ذی النون ؑ کی فضیلت	۷۸
معوذتین کے فضائل	۷۹
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۸۱
فضائل درود شریف کا بیان	۸۴
الفاظ درود شریف	۸۸
درود شریف کے بارے میں اہم اور مستند کتابوں کا بیان	۹۴

*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیر

مجدد علوم اسلامی جناب مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے علوم قرآن و حدیث اور ان کے متعلقات میں جو سینکڑوں کتابیں تالیف و تصنیف فرمائیں ان میں حسب ذیل صرف قرآن مجید سے متعلق ہیں۔

- تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن (عربی) چار ضخیم جلدیں پہلے بھوپال (ہند) میں طبع ہوئی۔ پھر بعض اضافوں کے ساتھ مطبع بولاق (مصر) میں دس جلدوں میں چھپی۔
- اکسیر فی اصول التفسیر (فارسی)، اس میں الفوز الکبیر (شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) کی تلخیص فرمائی اس کے بعد سینکڑوں عربی فارسی وغیرہ تفاسیر اور ان کے مؤلفین کا تعارف پھر ان کے طبقات کی تفصیل کی گئی ہے۔
- نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام (عربی) ہندوستان پھر عرب ممالک میں متعدد بار طبع ہوئی۔
- افادۃ الشیوخ بمعرفۃ مقدار الناسخ والمنسوخ (فارسی) ایک باب میں آیات قرآنی اور دوسرے میں احادیث کے ناسخ و منسوخ کا بیان۔
- تذکیر الکل فی تفسیر سورۃ الفاتحہ واربعۃ قل (قل یاایہا الکافرون، سورۃ الاخلاص و معوذتین اردو)
- تفسیر ترجمان القرآن، بلطائف البیان (اردو) بڑے سائز کی پندرہ جلدیں ہر جلد ۶۰۰ صفحات تقریباً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تفسیر حضرت نواب صاحبؒ نے ۱۳۰۲ھ میں لکھنی شروع کی۔ دو پارے آخری اور اوّل سے ۱۵ پارے (سورۃ الکہف تک) لکھ پائے تھے کہ پیغامِ اجل آپہنچا۔ آپ کے بعد اس کا تکملہ سورۂ تحریم تک ان کے تلمیذِ رشید مولانا ذوالفقار احمد بھوپالیؒ نے اسی انداز سے تالیف فرمایا۔ جس کی کیفیت خود موصوف نے ۲۸ ویں پارے کے آخر میں تفصیل سے لکھ دی ہے۔ دکھڈیاں ضلع لاہور (بحال ضلع قصور) کی ایک فاضل شخصیت حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم و مغفور نے بھی اس تفسیر کا تکملہ لکھنا شروع کیا تھا۔ بعض حصے لاہور میں طبع بھی ہوئے تھے۔ معلوم نہیں مکمل ہوئی یا نہیں (۱۳۱۶ھ میں تکمیل ہوئی۔

● فصل الخطاب فی فضل الکتاب (اردو) یہ رسالہ ۱۳۰۵ھ میں تحریر فرمایا گیا مؤلف امامؒ کی زندگی میں متعدد بار طبع ہوا، میرے سامنے مطبع فاروقی دہلی کا مطبوعہ ($\frac{۱۳۱۴}{۱۸۹۶ء}$) ہے جسے حضرت مولانا حمید اللہ سراوی متوفی ۱۳۳۰ھ (میرٹھی) کے حواشی "حدیث التفاسیر" کے ساتھ چھپا تھا۔ توفیقِ تعالیٰ تفسیر احسن التفاسیر کی تازہ طباعت کی تکمیل کے بعد قرآن مجید کے فضائل اور اس سے متعلقہ خواص و فوائد میں جامع اس رسالہ کی تازہ اشاعت کی سعادت عمل میں آرہی ہے۔

یادش بخیر کئی سال ہوئے ایک مرحوم دوست مولوی ثناء اللہ آف قلعہ میہاں سنگھ مقیم لاہور نے اس رسالہ کی تازہ اشاعت کی تحریک کی تھی۔ خیال تھا رسالہ میں مذکور آیات و احادیث و آثار کی تخریج، اعراب اور ان کے اردو ترجمے بھی دے دیئے جائیں۔ تاکہ اس کی افادیت زیادہ ہو جائے۔ لیکن بوجوہ اس کی توفیق نہ مل سکی۔ اب خاکسار تقریباً دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ بس ایک سرسری نظر ہی ڈالی جا سکی ہے۔ کئی مناسب نوٹ بھی رہ گئے ہیں۔ قدرے ممکن تنقیح و حواشی کے ساتھ مرحوم کے ارشاد کی تعمیل کی جارہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس دلالت خیر کا ان کو اجر دے اور جنت میں درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع اور ناشر کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم

خاکسار

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفا اللہ عنہ

مدیر المکتبۃ السلفیہ، لاہور

شوال ۱۴۰۴ھ — جولائی ۱۹۸۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ عزّ وجل بجمیع محامدہ کلھا ما علمت منھا
وما لم اعلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد خیر خلقہ وعلی
آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ اما بعد!

اس رسالہ میں احادیث صحیحہ واقوال ائمہ دین سے جو عارف خصائص و مزایائے فرقانِ کریم تھے۔ قرآن عظیم کے کچھ فوائد و منافع لکھے جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ کے کلام کو وہی فضیلت باقی کلاموں پر حاصل ہے۔ جو خود اللہ تعالیٰ کو سائر مخلوق پر ثابت ہے۔ اگر سارے جن وانس مجتمع ہو کر یہ چاہیں کہ قرآن کی طرح کا کلام بنا لائیں۔ تو ہر گز نہیں لا سکتے۔ اگرچہ بعض بعض کے ظہیر ونصیر کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کلام مقدس میں ایک ایک تذکیر کے لیے کئی کئی مثالیں ذکر کی ہیں۔ کہ ان کو علماء ہی جانتے ہیں۔ یہ وہ کلمات طیبات ہیں کہ اگر سارے درخت قلم ہوں اور سات دریا سیاہی ہوں تب بھی ختم نہ ہو سکیں۔ اس کلام مبارک کے ہوتے ہوئے بشر کے کسی کلام کا وظیفہ کرنا اور ترتیبات مشائخ وعلماء پر مائل ہونا کتنی بڑی بے ادبی ونادانی ومحرومی ہے اسی وجہ سے میں نے اس رسالہ میں آیاتِ کتاب اللہ اور اس کی سورتوں پر زیادہ گفتگو کی ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرے ماسوا پر وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

سورتوں اور آیتوں کی تعداد کے بیان میں

بہ اجماع اہلِ علم قرآن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں یا تیرہ۔ اگر انفال و برات کو ایک سورت ٹھہرائیں۔ ان میں افضل و اعظم سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص ہے۔ ائمہ اعلام و علمار محققین کا یہی قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحہ کو سبع مثانی و قرآن عظیم فرمایا ہے اور قسم کھا کر کہا ہے کہ اس کے جوڑ کی سورت نہ توریت میں آئی ہے نہ انجیل و زبور میں اور سورہ اخلاص کو ثلث قرآن ٹھہرایا ہے۔ کتاب اللہ کی قولِ مشہور کے مطابق چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں ان میں اعظم و افضل و اشرف آیۃ الکرسی ہے۔ بعد فاتحہ و اخلاص و کرسی کے فضیلت سورۂ یٰسین و سورۂ فتح و سورۂ واقعہ و سورۂ ملک و سورۂ نبأ و سورۂ والضحٰی و سورۂ الم نشرح و سورۂ قدر و سورۂ لم یکن و سورۂ اذا زلزلت و سورۂ کوثر و سورۂ کافرون و سورۂ اذا جاء و معوذتین کو ہے اور بعض آیات کی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ جیسے امن الرسول اور سہ آیت اول سورۃ انعام اور دو آیت آخر سورۂ برارت و آخر حشر وغیر ذلك من السور والآیات صحابہ و تابعین و علمار ربانیین اور اسلاف و اخلاف صالحین ہمیشہ ان کو رات دن پڑھتے اور ان کے فوائد و برکات بیان کرتے اور اولاد و اخوان کو نصیحت ان کے پڑھنے کی علی الدوام کیا کرتے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر اہلِ اسلام نے قرآن کریم کی طرف توجہ اور اس کی تلاوت بالکل ترک کر دی ہے۔ اگرچہ لاکھوں قرآن اس تیرہ صدی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع ہو چکے ہیں اور ان کے تراجم فارسی و اردو و تفاسیر عربی و فارسی ہر گاؤں اور قصبہ اور شہر میں دست بدست متداول ہیں۔ یہ ایک علامت ہے منجملہ علامات ساعت کے کہ علم بہت ہے اور عمل بالکل نہیں ہے۔ سید محمد حقی نازلی[1] نے سچ کہا ہے۔ ان القرآن لغریب فی ھذا الزمان مع ان الثواب علی قرأته حاصل لمن فھم ولمن لم یفھم بالکلیة للتعبد بلفظه بخلاف غیره من الاذکار والادعیة فانه لا یثاب علیه الا من فھمه ولو بوجه ما وعلیه اکثر العلماء[2] اس صورت میں ضروری ہے کہ ہر مسلمان اسی کلام افضل و اعظم و اشرف کو اپنا وظیفہ مقرر کرے۔ قاری قرآن گویا اللہ کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ کلام آسان کر دیا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ورنہ کسی زبان میں یہ طاقت نہ تھی کہ بسبب کمال عظمت وہابت اس کے ساتھ تکلم کر سکتا۔ قرآن خواں کے دونوں پہلو میں گویا نبوت مندرج کی جاتی ہے۔ فقط اتنا فرق ہے کہ وحی نہیں آتی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فخذھا بقوة وأمر قومك یأخذوا باحسنھا اور فرمایا اتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم اور فرمایا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ان آیات میں تحریض و ترغیب و تنبیہ و تعلیم فرمائی ہے۔ ہر شخص کو مواظبت قرأت قرآن پر اور غافلوں کو خواب خرگوش سے

---

[1] المتوفی ۱۱۳۱ھ جن کی تالیف کا نام ہے۔ خزینۃ الاسرار الکبریٰ، ایضاح المکنون ذیل کشف الظنون میں اس کا نام خزینۃ الاسرار جلیلة الاذکار لکھا ہے۔

[2] خزینۃ الاسرار للنازلی ص۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگایا ہے اور ان لوگوں کو جو مشتغل بغیر قرآن ہیں ترہیب و تہدید و توبیخ فرمائی قال تعالیٰ۔ اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ۔

حکایت: ایک شخص نے شبلی قدس سرہ سے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو، فرمایا علیك بالقراٰن ودع ما سواہ وکن معہ ثمّ ذرھم فی خوضھم یلعبون اور بعض اہل معرفت نے کہا ہے۔ لا یکون المرید مرید احتی یجد فی القراٰن کل ما یرید ویعرف منہ النقصان من المزید و یستغنی بکلام المولیٰ عن کلام العبید۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اذا اردتم قراءۃ فاثروا القراٰن فانّ فیہ علم الاوّلین و الاٰخرین بعض مشائخ نے کہا لا تجعل وردک غیر ما ورد فی الکتاب والسنۃ تکن من العلماء الادباء لانك حینئذ تجمع بین الذکر والتلاوۃ فیحصل لك اجر التالی والذاکر فما ترك الکتاب والسنۃ مرتبۃ یطلبھا الانسان من خیری الدنیا والاٰخرۃ الا وقد ذکراھا فمن وضع من العقلاء ورداً من غیر ما ورد فی السنۃ فقد اساء الادب مع اللہ ورسولہ کذا فی روح البیان فی سورۃ الحدید[1]۔ وصایائے قدسی میں بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا من اساء الادب علی البساط رد الی الباب ومن اساء الادب علی الباب رد الی اصطبل الدّواب نعوذ باللہ من الحور بعد الکور[2]۔ میں کہتا ہوں افضل ذکر

---

[1] خزینۃ الاسرار للنازلی رح [2] ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم ہے۔ پھر درود شریف پھر اذکار وادعیہ ماثورہ۔ جو شخص تلاوت کتاب اللہ کرتا ہے پھر ایک حزب کتاب حزب اعظم[1] کا پڑھ لیتا ہے۔ وہ جامع خیر دارین ہے۔ اگر کسی سے اسی قدر وظیفہ پر مواظبت ہو سکے تو اس کو بڑا اسعادت مند جاننا چاہیئے۔ اور جو شخص ان اشیاء کو چھوڑ کر ترتیبات مشائخ یا اسامی اولیاء یا قرارت قصائد یا دعیہ اربعین اسمی ونحوہا پر مداوم ہے۔ وہ برکات کثیرہ صحیحہ سے حرمان نصیب ہے۔ کیونکہ اس نے خزف کو لیا۔ اور جواہر کو ضائع کیا۔ اور زر روسیم کو ہاتھ سے دے کر مٹی مول لی اب اس کی محرومی میں کیا شک وشبہ باقی ہے وباللہ التوفیق۔

تصحیح نیت کا بیان

عبادت دو قسم ہے ایک قربت محض جیسے نماز روزہ زکوٰۃ حج تلاوت قرآن تسبیح تہلیل ونحوہا اس میں صحت عبادت کے لیے نیت کا ہونا بالاتفاق شرط ہے۔ اگر نیت نہ ہوگی تو قضا کرنا واجب ہوگا۔ دوسرے وسیلہ جیسے وضو وغسل واذان واقامت وتعلیم قرآن ونحوہا اس میں نزدیک حنفیہ کے نفس الامر میں نیت شرط نہیں ہے۔ بلکہ اس لیے شرط ہے کہ یہ عبادت مستوجب ثواب ہوتی ہے۔ اور نزدیک شافعیہ کے شرط ہے اور یہی راجح ہے۔ بدلیل حدیث عمرؓ بن الخطاب مرفوعاً انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی الحدیث رواہ الشیخان بالاتفاق وھذا علی انواع الصحۃ اور اللہ نے

---

[1] ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ) کی تالیف کا نام جو متداول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے۔ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین الآیۃ وھذا الحدیث والآیۃ من اصول الاسلام سیوطیؒ نے اتقان میں لکھا ہے۔ لایحتاج قراءۃ القرآن الی نیۃ کسائر الاذکار والاوراد الا اذا نذرھا خارج الصلوۃ۔ انتہی۔

آداب ذکر: جب تلاوت قرآن کی افضل ذکر ٹھہری تو آداب ذکر کا معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ جزری رحمہ اللہ نے عدہ[1] میں لکھا ہے کہ جس مکان میں ذکر کرے وہ پاکیزہ اور خالی ہو۔ ذاکر اپنے دہن کو مسواک سے صاف کرے۔ تاکہ بدبو نہ رہے اور روبقبلہ ہو کر لفظ میں تدبر اور معنی کا تعقل کرے اور جس کو نہ جانے اس کو دریافت کرے۔ کیونکہ ثواب موعود جبھی ملے گا کہ تلفظ کرے اور خود کو سنائے انتہی۔ لیکن شوکانیؒ نے کہا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ تدبر ذاکر کا واسطے معانی مذکور کے اکمل ہے کہ بے اس کے وہ حکم مخاطب و مناہی میں نہیں ہوگا۔ لاکن گو اس کا اجر اتم و اوفی ہو کچھ منافی ثواب موعود کے نہیں ہے کیونکہ وہ وعدہ عام تر اس سے ہے۔ کہ تدبر معانی ذکر کرے یا بغیر اس کے کیونکہ ثواب موعود مقید بہ تدبر و تفہم وارد نہیں ہوا ہے۔ اور اسماع نفس پر بھی کوئی دلیل نہیں آئی ہے۔ بلکہ مجرد تلفظ و تحریک لسان پر قول صادق آتا ہے گو اسماع نفس نہ ہو حدیث صحیح میں آیا ہے۔ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ۔ سو جب کہ مجرد ذکر نفسی مقتضی ثواب ٹھہرا تو ذکر لسانی جس پر قول

---

[1] عدۃ الحصن الحصین خود علامہ جزری نے اپنی کتاب الحصن الحصین کا خلاصہ کیا ہے ۱۲۶۳ھ میں مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوئی ہے امام شوکانیؒ نے اس کی شرح تحفۃ الذاکرین نام سے لکھی جو مطبوعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق آتا ہے۔ کس طرح مقتضی ثواب نہ ہوگا۔ والحاصل انه لا وجه لهذا الاشتراط لا باعتبار اصل الثواب ولا باعتبار كماله بل قد يكون التدبر والتفهم لما لم يقع اسماع النفس به من الاذكار اتم واكمل انتہی

افضل ذکر:۔ جزری نے کہا ہے کہ افضل ذکر قرآن ہے مگر اس جگہ کہ جہاں کوئی اور ذکر مشروع ہے اور جو شخص اذکار ماثورہ پر صبح و شام احوال مختلفہ میں مواظبت کریگا وہ منجملہ ان ذاکرین وذاکرات کے ہے جو اللہ پاک کو بہت یاد کیا کرتے ہیں اور جس کا ورد ناغہ ہو جائے وہ دوسرے ممکن وقت میں اس کا تدارک کرلے۔ تاکہ عادت ملازمت کی پڑی رہے۔ شوکانیؒ نے فرمایا ہے۔ شارع نے اذکار کا ثواب مقدر کر کے اجر کی صراحت کردی ہے۔ اسی طرح تلاوتِ قرآن میں علی العموم اور تلاوتِ سور معینہ و آیاتِ خاصہ میں جو ثواب آیا ہے۔ وہ کتب حدیث میں معروف ہے۔ اور کسی ذکر کا کسی ذکر سے افضل ہونا اسی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو اجر اس ذکر پر مترتب ہے وہ بہ نسبت اجر ذکر دیگر کے افضل ہے۔ سو اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام من حيث الذات على الاطلاق اشرف الكلام ہے۔ واين يقع كلام البشر من كلام خالق القوى والقدر تبارك اسمه وتعالى جده ولا اله غيره[2]

آدابِ دعاء:۔ ذکر کے بعد خواہ ذکر قرآن کریم ہو یا ذکر ماثور مرتبہ دعاء کا ہے جس پر کتاب حزب اعظم وغیرہ مشتمل ہے۔ دعا کے لیے بھی آداب ہیں جزریؒ نے

---

[1] تحفۃ الذاکرین شرح عدۃ الحصن الحصین صفحہ

[2] ایضاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاہے۔ مؤکد تر ادب ماکل وملبس ومشرب میں حرام سے بچنا ہے۔ اور اخلاص اور تقدیم عمل صالح اور وضوء اور استقبال قبلہ اور نماز اور گھٹنوں کے بل کھڑا ہونا اور اللہ کی ثنا کرنا اور حضرتؐ پر درود بھیجنا اوّل وآخر دعا میں اور ہاتھ پھیلانا اور اونچے کرنا مقابل ہر دو کاندھوں کے اور کشف ان کا ہمراہ تادب وخشوع وسکنت وخضوع کے اور سوال کرنا ساتھ اسماء حسنیٰ اور ادعیہ ماثورہ کے اور توسلؔ کرنا ساتھ انبیا اور صالحین کے ساتھ آواز پست کے اور اعتراف کرنا اپنے گناہ کا اور شروع کرنا اپنے نفس سے اور خاص کر نہ کرے اپنی جان کو اگر امام ہو اور سوال کرنا ساتھ عزم و رغبت وجد واجتہاد وحضور قلب وحسن رجا وتکرار دعا والحاح کے اور دعا نہ کرنے ساتھ اثم وتطیعت رحم کے اور نہ ساتھ ایسے امر کے جو مفروغ عنہ ہے اور نہ ساتھ امر مستجیل کے اور تحجر نہ کرے اور جو حاجت چاہے وہ مانگے اور داعی ومستمع آمین کہے۔ پھر بعد فراغ کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے اور جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی میری دعا قبول نہ ہوئی۔ انتہی۔ لیکن شوکانیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ دربارہ جثو علی الرکب کوئی شے صالح احتجاج ثابت نہیں ہوئی ہے۔ ہاں ایک روایت ابوعوانہ اس پر دلیل ہے اور توسل بانبیاء کے وہی حدیث اعمی دلیلؔ ہے۔ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اللہ سے میرے لیے دعا کرو کہ میری بینائی کھل جائے اور توسل بہ صلحا کی دلیل وہی حدیث استسقاء

لہ مؤلف امامؒ نے اپنی کتاب اخلاص التوحید میں لکھا ہے۔ اس توسل کا شیوع ورواج زمانہ مشہور بالخیر میں تھا

لہ لیکن وہ اسی وقت کے ساتھ خاص تھی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اعمی رضی سے فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ سلف میں اس عمل کا عموم نہیں ملتا جو خصوصیت پر قوی دلیل ہے دیکھئے مؤلف امام کی تالیف نزل الابرار فی الادعیہ والاذکار ص۳۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ ہے ساتھ عباس رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: تلاوت قرآن میں جہر واخفا بہ حسب حال شخص دونوں جائز ہیں۔ اور فضیلت عمل کی نیتوں کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ملائکہ ذکر قلبی کو لکھتے ہیں۔ اور بعض کے نزدیک نہیں اوّل صحیح ہے نووی نے کہا ہے تہلیل و تسبیح کرنا زبان سے ہمراہ حضور دل کے افضل ہے مجرد قلب سے انتہی اور ممکن ہے کہ بندے کے سارے حرکات و سکنات جیسے اکل و شرب و نوم و ہم بستری زن اور وقاع سب عبادت ہوں۔ اگر یہ کام بہ نیت عون علی العبادۃ کیے جائیں۔ اِنَّمَا الاعمال بالنیات اسی طرح سارے حرف صناعات جو واسطے اکل حلال و عون علی الطاعات کے کیے جاتے ہیں۔ فكل هذه العادات بصوالح النيات تنقلب عبادات يؤجر العبد عليها وتثقل ميزان حسناته يوم القيامة اذا روعي الاداب فيها حتى تقع على وصف السنة والمتابعة على موجب العلم والتقوى تصير جميعها منورة بانصاف نورها الى نور الطاعات[1] قال تعالى اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وقال تعالى وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى۔

قرآن مجید کے اسماء وغیرہ کا بیان

قرآن شریف کے نام جو قرآن شریف میں آتے ہیں۔ ۵۵ نام ہیں جن

---

[1] خزینۃ الاسرار ص للشیخ محمد بن علی الحنفی النازلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سیوطیؒ نے اتقان میں ذکر کیا ہے منجملہ ان کے دس نام ایسے ہیں جو منجملہ اسمائے حسنیٰ کے ہیں کثرت ناموں کی دلیل ہے۔ شرف مسمّٰی پر نزول قرآن میں دو قول ہیں۔ ایک یہ لوح محفوظ سے ملک سماءٔ دنیا کے جس کو عقل فعال کہتے ہیں یکبارگی شب قدر میں اترا، دوسرے یہ کہ نزول اس کا لوح محفوظ سے طرف عقل کے یکبارگی بقدر نزول یکسال میں بحسب مصالح ہوا۔ پھر بیس یا بئیس برس میں پورا ہوا۔ اظہور قرآن کا بحسب احتیاج بواسطہ جبرئیل علیہ السلام طرف قلب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اسکے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت صورت بشریت سے طرف صورت ملکیت کے منتقل ہو کر جبرئیل علیہ السلام سے اخذ کرتے تھے۔ یہ طریق اصعب ہے۔ دوسرے یہ کہ جبرئیل اپنی صورت سے منخلع طرف صورت بشریت کے ہو کر القاء کرتے تھے۔ چنانچہ اکثر متمثل بصورت دحیہ کلبی ہو کر آتے تھے۔ یہ اس لیے کہ واسطے افاضہ کے درمیان مفیض و مستفیض کے مناسبت کا ہونا ضروری ہے۔ بہر حال اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ جو اس کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ شق صدر نبوی جبرئیل و میکائیل نے کیا تھا۔ اس کو طیالسی و حارث نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ اس لیے تھا کہ وحی کو قلب قوی سے اکمل احوال تطہیر میں اخذ کریں۔ ابن قیمؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے حضرت کے لیے مراتب عدیدہ وحی کامل کر دیئے۔ ایک رؤیای صادقہ جیسے فلق صبح دوسرے القائے ملک کا روح و قلب میں بغیر رؤیت کے تیسرے تمثیل ملک کا صورت بشر میں چوتھے اتانا مثل صلصلۃ جرس کے یہ سب میں سخت تر تھا۔ یہاں تک کہ یوم شدید البرد میں پیشانی سے پسینا بہنے لگتا تھا۔ ایک بار آپ کی ران زید بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کی ران پر تھی اتنا ثقل ہوا کہ ران ٹوٹنے لگی۔ پانچویں یہ کہ کبھی فرشتہ کو اس کی اصلی صورت پر دیکھتے۔ چھ سو پر اس کے ہوتے۔ چھٹے بالائے سموات پر وحی فرض صلوات کی ہوئی۔ ساتویں کلام کرنا اللہ کا بلا واسطہ ملک جس طرح موسیٰ علیہ السلام سے بات کی تھی۔ انتہی۔ بعض نے کہا ایک کلام کرنا اللہ کا ہے دو بدو بغیر حجاب کے یہ آٹھویں صورت ہے۔ نویں یہ کہ منام میں بات کی جس طرح حدیث میں آیا ہے۔ اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی حلیمی کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ۴۶ نوع پر آتی تھی۔ فتح الباری میں کہا ہے۔ وَغَالِبُهَا مِنْ صفات حامل الوحی ابن منیرؒ نے کہا اختلافِ وحی باختلاف مقتضی ہوتا تھا۔ اگر وعد و بشارت آتی فرشتہ بصورت آدمی آکر بغیر کدّ خطاب کرتا اور اگر وعید و انذار ہوتا تو مثل صلصلہ جرس کے آتی۔ ابن عادل نے کہا جبرئیل علیہ السلام ۲۴ ہزار بار حضرت پر نازل ہوئے اور آدمؑ پر بارہ ہزار بار اور ادریسؑ پر چار بار اور نوحؑ پر پچاس بار اور ابراہیمؑ پر بیالیس اور موسیٰ علیہ السلام پر چار سو بار اور عیسیٰؑ پر دس بار۔ طبرانی کہتے ہیں۔ آدمؑ پر ۱۴ بار آئے۔ اور نوحؑ پر پچاس بار دو بار صغر میں باقی کبر میں اور عیسیٰ پر دس بار تین بار صغر میں اور سات بار کبر میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صغر میں ۱۴ بار آئے واللہ اعلم۔

سورتوں کی ترتیب نزول

سب سے پہلے اقرأ باسم ربک اتری پھر ن پھر مزمل۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدثر پھر تبت یدا پھر اذا الشمس کورت پھر سبح اسم ربک الاعلیٰ پھر واللیل اذا یغشی پھر والفجر پھر والضحیٰ پھر الم نشرح پھر والعصر پھر والعادیات پھر کوثر پھر تکاثر۔ پھر ارایت الذی۔ الیٰ اخر ما نزل بمکۃ۔ پھر وہ سُور جو مدینے میں اترے یہ بھی بہت ہیں۔ شیخ محمدؒ حقی نازلی نے سُور مکیہ و مدنیہ کو ترتیب وار گن کر لکھا ہے۔ ابوالحسن بن حصار کہتے ہیں۔ مدنی بالاتفاق ۲۰ سورتیں ہیں۔ بارہ ۱۲ میں اختلاف ہے باقی بالاتفاق مکی ہیں انتہیٰ

جمع قرآن مجید

عہدِ حضرتؐ میں سارا قرآن مکتوب تھا لیکن غیر مجموع اور غیر مرتب سب سے پہلے مُصحف میں ابوبکرؓ نے لکھوایا۔ جامع اوّل یہی ہیں۔ انہیں نے اس کا نام مُصحف رکھا۔ اخرجہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ مدت خلافت صدیقؓ دو سال چار ماہ ہیں۔ اور مدت خلافت عمرؓ دس سال نیم ماہ اور مدت خلافت عثمانؓ دس برس کچھ ایّام کم اور مدت خلافت علیؓ چار برس نو ماہ اور کچھ ایام یا چھ ماہ۔ ابوبکرؓ نے قرآن شریف کو حسب فہمائش عمر رضی اللہ عنہ فراہم کرایا تھا۔ یہ قصہ بخاری میں آیا ہے۔ ترمذی و ابو داؤد میں روایات اس باب کی آئی ہیں پھر حذیفہؓ کے کہنے سے عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف حفصہؓ سے متعدد نسخ نقل کرائے اور اطرافِ بلاد میں بھیجے۔ والحاصل ان ھذا المقدار علی ھذا المنوال ھو کلام اللہ المتعال بالوجہ المتواتر الذی اجمع علیہ اھل المقال فمن زاد فیہ او نقص منہ شیئًا کفر فی الحال۔[1]

---

[1] خزینۃ الاسرار ص۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آیات اور سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ترتیب آیات کی توقیفی ہے آخر آیات نزولاً یہ آیت ہے۔ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ یہ بحکم جبریل علیہ السلام درمیان آیت ربا و مداننہ کے رکھی گئی۔ بلکہ اصح یہ ہے کہ ترتیب سُور بھی توقیفی ہے۔ اگر مصاحف ان کے قبل عرضۂ اخیرہ کے جس پر مدار جمع عثمان ہے مختلف تھے۔ کیونکہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مصحف کو ترتیب نزول پر لکھا تھا۔ پہلے اقراء پھر مدثر پھر نون پھر مزمل وھکذا الی اٰخر المکی والمدنی۔

فائدہ | رسم خط، نقطے اور اعراب :- مصاحف عثمان رضی اللہ عنہ نقطہ و شکل و اعراب سے خالی تھے۔ کیونکہ قوم عرب تھے ان میں لحن نہ تھی اور نہ اُن کے زمانہ میں نحو تھی سب سے پہلے نحو کو ابوالاسود تابعی بصری نے نکالا۔ پھر لال نقطے لگائے گئے۔ نہ سیاہ پھر خلیل بن احمد فراہیدی نے شدّ و مدّ و ہمزہ و علامت سکون و علامت وصل قائم کی۔ پھر نقطہ کے عوض اعراب لگایا گیا۔ لوگ کچھ اوپر چالیس برس تک تا ایام عبدالملک بن مروان مصاحفِ عثمان رضی اللہ عنہ میں پڑھتے تھے۔ جب تصحیف زیادہ ہونے لگی تب حجاج بن یوسف امیر عراق کے حکم سے نصر بن عاصم لیثی نے نقطے لگائے سافراداً ادازواجاً پھر احداث فواتح و خواتم کا ہوا۔ غرضکہ سابق الی الاعراب ابو الاسود دُئلی نے پھر نصر نے نقطے لگائے۔ پھر خلیل نے یہ اعراب جو فی الحال ہیں۔ جمائے اور اعشار وغیرہ زمان حجاج یا مامون عباسی سے نکلے۔ تیس پارے قرآن کی تقسیم پر بھی زمانہ حجاج میں ہوئی۔

ف سب سے پہلے جس نے عربی سریانی لکھی آدم علیہ السلام ہیں۔ تین سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس پہلے مرنے سے انہوں نے طین پر لکھ کر خط پختہ کیا تھا۔ پھر اس کو ادریس نے نکالا یہی اصح ہے خط رمل ایجاد ادریس علیہ السلام ہے۔ سب سے پہلے جس نے فارسی لکھی طھمورث ثالث ملوک فرس ہے اور سب سے پہلے جس نے کاغذ بنایا یوسف علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے پہلے جس نے عربی خط لکھا یعرب بن قحطان ہے۔ وہ عربی و سریانی بولتا تھا۔ سب سے پہلے جس نے خط نسخ لکھا ابن مقلہ وزیر مقتدر باللہ ہے۔ اس نے خط کوفی چھوڑ کر نسخ نکالا۔ پھر ابن بواب نے آکر تعریب خط اور تہذیب طریق ابن مقلہ کر کے اس کو لباس بہجت و حسن پہنایا۔ پھر یاقوت مستعصی خطاط نے تکمیل و تتمیم خط کی کر دی۔ پھر شیخ حمد اللہ نے آکر اس قدر اجادت خط کی کہ اب اس پر زیادت متصور نہیں ہے۔ ۵

خط حسن جمال مرء ان کان لعالم فاحسن

الدر من البنات احلی

والدر مع البنات ازین

ف۔ قرآن مجید کا دور: حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا ہے کہ حضرت ہر سال قرآن جبرئیل علیہ السلام کو ایک بار سناتے تھے سالِ وفات میں دو بار ان پر عرض کیا رواہ الشیخان وابوداؤد وابن ماجہ اسی جگہ سے طریق عرض کا یہ رکھا گیا ہے کہ تلامذہ شیوخ پر عرض کریں۔ یہ ایک طریق ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ تلمیذ شیخ سے سنے۔ ابن حجرؒ نے کہا یعنی بروجہ مدارست اس کی صورت یہ ہے کہ کسی قدر تو اپنے غیر پر پڑھے۔ پھر وہ اسی قدر یا بعد سے مجھ پر پڑھے۔ وھکذا فیحصل طریقان طیبی کہتے ہیں۔ دلالت حدیث کی اس پر ہے کہ معروض علیہ سال وفات میں حضرتؐ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس عرضۂ اخیرہ میں زیدؓ بن ثابت بھی حاضر تھے۔ اس لیے ابو بکرؓ و عمرؓ نے زیدؓ بن ثابت کو حکم جمع قرآن کا دیا تھا کیونکہ وہ ساتھ عرضۂ اخیرہ کے کامل العلم تھے غرضکہ جب حضرت ہر سال جبرئیل علیہ السلام پر عرض قرآن کرتے تھے۔ اور سال وفات میں دو بار عرض کیا تو ہم سے لوگوں پر لازم ہے کہ ہمیشہ عرض و تلاوت کیا کریں۔ ہم کو کب کتاب اللہ سے استغنا پہنچتا ہے۔ جبکہ خود حضرتؐ اس سے مستثنیٰ نہ تھے۔ صحتِ تلاوت ایک علیحدہ شے ہے۔ عالم کو ہرگز زیبا نہیں ہے کہ قاری عرض قرآن پر عار کرے بلکہ ضرور ہے کہ درست خوان پر عرض کر کے تلاوت کا طریق سیکھ لے

تعلم قرآن کا بیان

حدیث ابو ہریرۃؓ و ابیؓ بن کعب میں فرمایا ہے تعلموا القراٰن فاقرءوہ یعنی قرآن کو سیکھ کر پڑھو۔ الحدیث رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ دوسرا لفظ ابو ہریرۃؓ کا یہ ہے تعلموا الفرائض والقراٰن وعلموہ الناس فانی مقبوضؐ رواہ الترمذی۔ حدیث انسؓ بن مالک میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے ابی بن کعب سے کہا تھا ان اللہ یامرنی ان اقرء علیک القراٰن اُبی نے عرض کیا اللہ سمانی لک؟ فرمایا اللہ سماک ابی رونے لگے اخرجہ البخاری حضرتؐ نے حق میں ابی کے کہا تھا۔ اقرءکم اُبی چنانچہ بہت سے لوگوں نے تابعین میں سے قرآن ابی بن کعب سے اخذ کیا۔ پھر طبقۃً بعد طبقۃٍ اور لوگ حاصل کرتے رہے۔ یہ سلسلہ اب تک امت میں باقی ہے۔ اور تا قیام ساعت باقی رہے گا بلکہ ایک جماعت صحابہؓ نے ابی سے اخذ قرآن کیا تھا۔ ان میں سے ایک ابو ہریرۃؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ابن عباسؓ تیسرے عبداللہؓ بن سائب ہیں۔ پھر ان سے تابعینؒ نے لیا حدیث ابن عمرؓ میں فرمایا ہے۔ قرآن کو چار شخصوں سے ابن مسعودؓ معاذ بن جبل و ابی بن کعب و سالم سے رواہ البخاری ان میں دو مہاجر و دو انصار ہیں۔ بعد ان کی موت کے ریاست اس فن کی طرف زید بن ثابتؓ کے منتہی ہوئی۔

ترتیل و تجوید۔ علماء نے کہا ہے کہ تجوید ہر قاری قرآن پر واجب ہے اور تارک اس کا آثم قرآن شریف میں حکم ترتیل قرأت کا آیا ہے مراد اس سے صاف صاف حرف بحرف پڑھنا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں پڑھو تم قرآن کو آنحضرتؐ کی قرأت کے مثل ترتیل سے پڑھو۔ میں اگر ایک سورت ترتیل کے ساتھ پڑھوں تو یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مجھ کو اس سے کہ میں سارا قرآن بغیر ترتیل کے پڑھوں۔ انتہیٰ یہ صورت تجوید کی جس سے آنکھ ناک کان منہ ٹیڑھا ہو جائے۔ اور رگیں گردن کی پھولیں بدعت ہے۔ اگر تجوید مصطلح فرض ٹھہرے گی تو دنیا میں کسی مسلمان کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی۔ جب تک کہ مخارج حروف و اصوات کو انہیں شد و مد و ادغام و اخفاء و اظہار کے ساتھ ادا نہ کرے گا اسی جگہ سے بعض شروح طریقہ محمدیہ میں لکھا ہے۔ ومن الفتنة ان يقول لاهل القرى والبوادى والعجائز والعبيد والاماء لا تجوز الصلوٰة بدون التجويد وهم لا يقدرون على التجويد فيتركون الصلوٰة رأسًا فالواجب ان يتعلم مقدار ما يصح النظم والمعنى ويتوغل فى الاخلاص وحضور القلب انتهى۔

ف۔ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔ ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ خیرکم من قرأ القراٰن واقرأہ رواہ الطبرانی باسناد جید۔ ابن ماجہ کا لفظ سعد سے رفعاً یوں ہے۔ خیارکم من تعلم القراٰن وعلمہ ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں حضرت ؐ نے فرمایا ہے۔ یقول اللہ عزّ وجل من شغلہ القراٰن عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔ ترمذی نے کہا ہے۔ ھذا حدیث حسن غریب حافظ ابن علاء ہمدانی نے اس حدیث کی طرق (بہت سی اسناد) کو جمع کیا ہے۔ ابوذر مرفوعاً کہتے ہیں۔ لأنْ تغدو فتعلم اٰیۃ من کتاب اللہ تعالیٰ خیر لک من ان تصلی مائۃ رکعۃ رواہ ابن ماجۃ یعنی ایک آیت قرآن کی سیکھنا سو رکعت نماز نفل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ حدیث دلیل ہے۔ اس پر کہ علم کو عبادت پر فضیلت کثیر حاصل ہے۔ ابوہریرہؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے الماھر بالقراٰن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہٗ اجران رواہ الشیخان یعنی جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ اس کو دو اجر ہیں اور جو شخص ماہر ہے وہ ہمراہ ملائکہ کے ہوگا۔ اور حدیث انسؓ میں فرمایا ہے۔ اھل القراٰن اھل اللہ وخاصتہ رواہ ابن ماجۃ ابو عبدالرحمن سلمی تابعی جلیل نے حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کو جو گذر چکی ہے سن کر کہا تھا کہ اسی حدیث نے مجھ کو اس جگہ مسجد میں بٹھایا ہے۔ وہ جامع کوفہ میں لوگوں کو قرآن سکھاتے تھے۔ حالانکہ بڑے عالم تھے۔ اور لوگوں کو ان کے علم کی طرف حاجت تھی۔ چالیس برس تک تعلیم قرآن کیا کیئے۔ امام حسن امام حسین نے بھی انہیں سے قرآن پڑھا تھا۔ سلف کسی شے کو قرات قرآن کے برابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے تھے۔ ابن مسعودؓ نے کہا تھا کہ روزہ رکھنے سے میں ضعیف ہو جاتا ہوں، اس لیے تلاوتِ قرآن مجید کو محبوب تر ہے۔ غرضکہ قرارت قرآن افضل اعمال بڑا اور اکمل عبادات ہے تفسیر ابنِ عادل میں حذیفہؓ اور ابو سعیدؓ سے رفعًا روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب ختم مقضی بھیجنا چاہتا ہے۔ بمکتب میں صبیان کو سنتا ہے کہ الحمد للہ رب العلمین پڑھتے ہیں۔ اللہ ان سے عذاب کو چالیس سال تک اٹھا لیتا ہے۔ ابن عباسؓ نے رفعًا کہا ہے۔ انّ الّذی لیس فی جوفہ شیٔ من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی، یعنی وہ دل جس میں کچھ قرآن نہیں ہے۔ مثل خانۂ ویران کے ہے۔

ف حدیث ابو حذیفہؓ میں حکم دیا ہے کہ قرآن کو لحون عرب واصوات عرب سے پڑھو اور لحون اہل فسق ولحون اہل کتابین سے بچو الحدیث رواہ الترمذی والبیہقی، قسطلانی کہتے ہیں تحسین صوت میں تو کچھ نزاع نہیں ہے۔ اور لحن کو ایک جماعت نے حرام اور دوسری نے مکروہ کہا ہے۔ یہی قول ہے صاحب ذخیرہ اور غزالی اور قاضی عیاض مالکی وابنِ عقیل حنبلی کا غرضکہ جو لحان وتطریب وتغنی غناء وغزل میں القاعات مخصوصہ اوزان مخترعہ پر مستعمل ہے۔ وہ اللہ کے کلام میں اشنع بدع اسوء محرمات ہے سامع پر انکار کرنا اس کا اور قاری کو تعزیر دینا واجب ہے۔

استخفاف کی وعید:۔ لفظ مصحف بضم میم وکسر میم دونوں طرح پر ہے۔ اوّل اشہر ہے اور قاموس میں میم کو مثلث کہا ہے۔ کسر پر اسم آلہ ہے اور فتح پر اسم مکان اور ضم پر اسم مفعول استخفاف کرنا لفظ اور معنی قرآن اور اہل قرآن کا کفر ہے۔ ولید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلید نے اہانت مصحف کی تھی۔ اس پر اس کی تکفیر کی گئی۔ اسی طرح انکار کسی شئی کا مصحف سے جیسے امر و نہی وخبر سابق ولاحق ومثال وغیرہا ہیں کفر ہے۔ اسی طرح انکار قرأت سبع متواتر کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔ حاکم نے ابو ہریرہؓ سے رفعاً روایت کیا ہے۔ کہ المراء فی القرآن کفر دوسرا لفظ یہ ہے۔ لا تماروا فی القرآن فان المراء کفر مراد مراء و ممارات سے شک و جدال ہے۔ قال تعالیٰ ما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا ابن اثیر نے تبعاً للھروی کہا ہے۔ الممارات المجادلۃ علی مذھب الشک والریبۃ ابو عبید نے کہا، ہمارے نزدیک مراد حدیث سے اختلاف تاویل میں نہیں ہے۔ بلکہ لفظ میں ہے کہ ایک کہتا ہے کہ یوں پڑھو، دوسرا کہتا ہے کہ نہیں یوں پڑھو اور کسی نے کہا مراد جدال ہے آیاتِ قدر و نحوہ میں مذہب اہل کلام و اہل اھواء و بدع پر نہ احکام حلال و حرام میں ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ من جحد آیۃ من کتاب اللہ من المسلمین فقد حل ضرب عنقہ۔ انتہی مَیں کہتا ہوں لفظ مراء عام ہے ان سب معانی سے جو معنی اس لفظ کے لغتہً ٹھہریں۔ حدیث اس کا مصداق ہوگی۔ پھر خواہ وہ مراء آیات صفات میں ہو یا قدر میں یا متشبہات میں یا نحوہا میں واللہ اعلم الغرض لاعن اور ساب اور مستخف قرآن بلکہ جمیع کتب منزلہ من اللہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگر فی الفور توبہ نہ کرے گا مستحق خونریزی ٹھہرے گا

ف۔ سارے روئے زمین کے مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ قرآن جو زبان اہل ایمان پر تلاوت کیا جاتا ہے۔ اور مصاحف میں لکھا ہوا ہاتھوں میں مسلمین کے موجود ہے۔ اوّل بسم اللہ تا آخر سورہ ناس اللہ کا کلام منزل علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے۔ وہ حق و صدق ہے ایک حرف کا اس میں بڑھانا گھٹانا یا بدلنا حرام و کفر ہے۔ ابو عثمان حداد کہتے ہیں جمیع من ینتحل التوحید متفقون علی ان الجحد بحرف من التنزیل کفر۔ ابوالعالیہ کے سامنے جب کوئی شخص قرآن پڑھتا اور نادرست پڑھتا تو وہ یہ کہتے لیس کما قرأت بلکہ یوں کہتے اما انا فاقرأ کذا یہ کمال احتیاط و تورع تھا کہ مبادا کہیں کسی حرف کا انکار نہ ہو۔ ابن مسعود نے کہا ہے۔ من کفر بآیۃ من القرآن فقد کفر بہ کلہ۔ یہ ویسی بات ہے کہ جس نے ایک رسول کا انکار کیا اُس نے گویا سارے رسل کا انکار کیا

اہل قرآن کا اکرام اور ان کو ایذا وغیرہ دینے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ وقال تعالیٰ ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ وقال تعالیٰ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین وقال تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا اور ابن عباسؓ و ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنْ اِجلالِ اللہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحامل القراٰنِ غَیْرِ الغَالِ فِیْہِ وَالجَافِی عَنْہُ وَاِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ رواہ ابوداؤد وھو حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن اور حدیث عائشہ میں آیا ہے۔ کہ اَمَرَنَا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم رواہ ابوداؤد والبزار اور کشتگانِ احد میں حضرت دو دو آدمیوں کو جمع کرتے اور فرماتے ان میں کون شخص اکثر الاخذ للقرآن ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا اسی کو لحد میں پہلے رکھتے اور حدیث ابوہریرہ میں رفعًا آیا ہے من اذی لی ولیًا فقد اذنتہ بالحرب رواھما البخاری اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی نے کہا ہے ان لم تکن العلماء اولیاء اللہ تعالیٰ فلیس للہ ولی ذکرہ النووی فی آداب حملۃ القرآن اور حدیث انس میں اہلِ قرآن کو اہل اللہ اور خاصان خدا فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجۃ یہ آیات واحادیث دلیل ہیں ترجمۃ الباب پر عمومًا وخصوصًا اس شرف میں سارے علماء قرآن اور حفاظ وقراء فرقان اور مفسری کتاب اللہ اور تالی قرآن داخل ہیں بلکہ کاتبین وسامعین فرقان بھی بشرطیکہ نیات ان سب کی صحیح ہوں۔

ف۔ حدیث عائشہ میں مرفوعًا آیا ہے کہ پڑھنا قرآن کا نماز میں افضل ہے قراءت قرآن سے غیر نماز میں اور قراءت قرآن کی غیر نماز میں افضل ہے تکبیر وتسبیح سے اور تکبیر وتسبیح افضل ہے۔ صدقہ سے الحدیث رواہ الطبرانی والدارقطنی کذا فی الجامع الصغیر ورواہ البیہقی فی شعب الایمان اوس ثقفی کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ قراءۃ الرجل القرآن فی غیر المصحف الف الف درجۃ رواہ البیہقی فی الشعب ابن عمر رفعًا کہتے ہیں۔ ان دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے میں پانی پہنچنے سے زنگ آجاتا ہے۔ پوچھا جلا اس کی کیا ہے فرمایا کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن رواہ البیہقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی شعب الایمان

میں کہتا ہوں ترتیب عبادت کی یوں ہے۔ کہ جب تک نفس منشرح و مجیب ہو تب تک نماز پڑھے اس لیے کہ نماز افضل عبادت ہے اور مومنوں کی معراج ہے۔ پھر جب نماز سے تھکے تو تلاوتِ قرآن کرے کیونکہ مجرد تلاوت نفس پر نماز سے آسان تر ہے۔ جب تلاوت سے تھکے تو اللہ کا ذکر زبان و دل سے کرے کہ یہ بہ نسبت تلاوت کے اخف ہے پھر جب ذکر سے تھکے تو مراقبہ اختیار کرے۔

دربیان آدابِ تلاوت

بعض علمائے کہا ہے کہ قرارت قرآن کی ایک کرامت ہے جس کے ساتھ اللہ نے بشر کا اکرام کیا ہے۔ یہ بات فرشتوں کو نہیں دی گئی۔ ان کو یہ حرص ہے کہ استماع قرآن کا انس سے کریں۔ نووی کہتے ہیں وقت مختار واسطے قرارت کے وہ ہے جو اندر نماز کے ہو۔ کعب احبار کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے شہروں میں بلد حرام کو پسند کیا ہے۔ اور زمان سے اشہر حرم کو پھر احب اشہر ذی حجہ ہے اور احب ذی حجہ عشرہ اولیٰ ہے اور ایام میں یوم جمعہ کو اور لیالی میں شب قدر کو اور ساعاتِ لیل و نہار میں ساعاتِ صلوات مکتوبات کو پسند فرمایا ہے۔ احب کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ واللہ اکبر و سبحان اللہ والحمد للہ ہے۔ کذا فی الدر المنثور للسیوطیؒ اور افضل اوقات بعد نماز کے واسطے تلاوت کے شب ہے لقولہٖ تعالیٰ یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ۔ رات کو دل خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع ہوتا ہے اور شواغل سے دور ہوتا ہے اور ریا سے امن رہتا ہے۔ حدیث نزول فی اللیل میں ساعت مستجاب فیہا کا ذکر آیا ہے۔ نصف اخیر ہر شب احب ہے۔ نصف اوّل سے اور تلاوت درمیان مغرب وعشا کے محبوب ہوتی ہے اور افضل نہار وقت صبح ہے۔ اگرچہ قرارت ہر وقت میں درست ہے اور ایام میں یوم عرفہ وجمعہ مختار ہے۔ اور اعشار میں عشرۂ اخیرہ رمضان وعشر اوّل ذیحجہ اور شہور میں شہر رمضان افضل ہے۔ کہ بدایت قرارت کی شب جمعہ سے کرے۔ اور پنج شنبہ کو ختم کرے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔ افضل ختم وہ ہے جو اوّل نہار میں ہو یا اوّل شب میں دارمی نے بسند حسن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔ کہ جب ختم اوّل سب میں ہوتا ہے تو صبح تک فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اگر آخر شب میں ہوتا ہے تو فرشتے شام تک درود بھیجتے ہیں۔ وکذا اخرجه ابو نعيم عن النبى صلى الله عليه واله وسلم كذا فى الاتقان احیاء العلوم میں کہا ہے۔ يكون الختم فى اول النهار فى ركعتى سنة الفجر واول الليل فى ركعتى سنة المغرب وعن ابن مبارك يستحب الختم فى الشتاء اول الليل وفى الصيف اول النهار انتهى۔ ایک جماعت تابعین دن ختم کے صائم ہونے کو مستحب رکھتی ہے۔ حدیث ابو حذیفہ میں فرمایا، من ختم له بصيام دخل الجنة رواه البزار۔ اس حدیث میں اگرچہ لفظ ختم عام ہے۔ لیکن ختم قرآن افضل اعمال ہے اس لیے بدخول اولیٰ اس میں داخل رہے گا یہ بھی مستحب ہے کہ ختم کے دن اہل وا صدقاء کو جمع کرے اور قرآن کو باوضو پڑھا کرے۔ اس لیے کہ افضل اذکار ہے اگرچہ بے وضو بھی قرارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا منع نہیں ہے۔ اور مکان پاکیزہ ہو۔ افضل امکنہ مسجد ہے اور روبقبلہ ہو کر ساتھ خضوع وخشوع وسکینہ ووقار کے سرنگوں ہو کر پڑھے اور پہلے سے مسواک کر رکھے۔ قرآن کو معیشت وکسب کا ذریعہ ٹھہرانا سخت مکروہ ہے۔ اور بات کرنے کے لیے قرآن کو قطع نہ کرے اور ضحک وعبث ولہو سے بچے۔

ف۔ مصحف میں پڑھنا افضل ہے قرارت من الحفظ سے اس لیے کہ نظر کرنا بھی ایک عبادت مطلوب ہے اور ترتیل وتدبر وتفہم مسنون ہے۔ اس لیے کہ مقصودِ اعظم ومطلوب اہم تلاوت سے یہی امر ہے۔ اس سے سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ اور دل منور ہوتا ہے۔ قال تعالےٰ، کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا اٰیاتہ وقال تعالیٰ افلا یتدبرون القراٰن صفت اس کی یہ ہے کہ قلب کو تفکر معنی ودلفظ میں مشغول کر کے ہر آیت کے معنی سمجھے اور اوامر ونواہی میں تامل کرے اور معتقد قبول ہو، رونا یا رونے کا سا مُنہ بنانا وقت قرارت کے باظہار حزن وخشوع مستحب ہے۔ قال تعالیٰ یخرون للاذقان یبکون اہل علم نے کہا ہے۔ فان لم یحضرہ عند ذلک حزن وبکاءٌ فلیبک علی فقد ذلک فانہٗ من المصائب۔ ایک آیت کی تکریر یا تردید کرنا مستحب ہے۔ حدیث ابو ذر غفاری میں آیا ہے کہ ان النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قام باٰیۃ یرددھا حتی اصبح ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم رواہ النسائی وغیرہ۔ ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں ثواب قرارت قرآن کا میت کو پہنچتا ہے۔ خلافاً للشافعیؒ قرآن کا پڑھنا کھڑے بیٹھے لیٹے چار زانو سب طرح پر درست ہے ہاں تکیہ نہ لگائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیئت ادب پر بیٹھے، جیسا سامنے استاد کے بیٹھتا ہے۔ نووی نے کہا ہے کہ الاشتغال بحفظ ما زاد علی الفاتحۃ افضل من صلوٰۃ التطوع لانہ فرض کفایۃ قرآن کی کوئی آیت یاد کر کے بھول جانا اعظم گناہ ہے۔ یہ مضمون حدیث مشہور میں آیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اگر اثنا تلاوت میں نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنے تو بآواز پست درود پڑھ لے ورنہ بعد فراغ کے تو ضرور ہی پڑھے بلکہ نزدیک بعض کے عین نماز میں اسم شریف سُن کر درود پڑھے۔

ف۔ تین شب سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بے سمجھی ہے۔ کیونکہ اس میں بہ سبب عجلت کے تدبر و تفکر نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک جماعت سلف نے مطابق ظاہر حدیث کے تین دن میں ختم کرنا دائماً مقرر رکھا تھا۔ اور ایک جماعت دو ماہ میں ختم کرتی تھی۔ اور دوسری جماعت دس دن میں اور تیسری جماعت سات دن میں۔ وعلیہ اکثر الصحابۃ وغیرھم ومنھم عثمان بن عفان وزید بن ثابت وابن مسعود وابی بن کعب رضی اللہ عنھم طریق اس ختم کا یہ تھا کہ جمعہ کے دن اوّل سے تا سورۂ انعام اور سنیچر کو انعام سے تا سورۂ یونس اور اتوار کو یونس سے تا سورۂ طٰہٰ اور پیر کو طٰہٰ سے تا سورۂ عنکبوت اور منگل کو عنکبوت سے تا سورۂ زمر اور بدھ کو زمر سے تا سورۂ واقعہ اور جمعرات کو واقعہ سے تا آخر قرآن پڑھتے۔ فمن کان لہ امرھم فختم القرآن علی ھذا الترتیب فی اسبوع بلا فصل ثم دعا استجاب اللہ دعاءہ وحصل مطلوبہ دوسرا طریق ختم کا فمی بشوق ہے۔ یہ منسوب ہے طرف علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فاتحہ سے مائدۃ تک پھر مائدہ سے یا ئے یونس تک، پھر باے بنی اسرائیل پھر شین شعرا پھر واؤ والصافات، پھر قاف تک، پھر آخر قرآن تک پڑھے ؎

گر مصحف تو عذار توافتد بدست من
ختم فمی لشوق بیک بوسہ کردن است

شیخین نے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عمرؓ سے فرمایا تھا۔ اقرء فی سبع ولا تزد علی ذٰلك اس کو ختم احزاب کہتے ہیں نودی نے ذکر کیا ہے۔ کہ سید جلیل ابن کاتب صوفی ہر دن ہر رات میں چار چار ختم کرتے۔ بعض علمائے نے کہا ہے یمکن حمله علی مبادی طی اللسان وبسط الزمان اور شیخ موسیٰ صاحب شیخ ابومدین رات دن میں ستر ہزار ختم کرتے، کہتے ہیں کہ انہوں نے بعد تقبیل حجر اسود پڑھنا آغاز کیا تھا۔ اور محاذات باب میں ختم کیا۔ اس طرح کہ بعض اصحاب نے حرفاً حرفاً سُنا ذکرہ الغزالی فی الاحیاء وعلی القاری فی المرقاۃ۔ میں کہتا ہوں یہ محمول ہے کرامت شیخ پر بطریق طے للسان وبسطِ زمان امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ جس نے ہر سال میں دو بار قرآن ختم کیا اس نے حق ادا کیا۔ اس لیے کہ حضرتؐ نے سال وفات میں دو ہی بار عرض کیا تھا۔ اس لیے بستان میں کہا ہے۔ ینبغی للقاری ان یختم فی السنة مرتین ان لم یقدر علی الزیادۃ او۔ چالیس دن سے بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ نص علیه احمد لان ابن عمر وسأل النبی صلی الله علیه وآله وسلم فی کم یختم القرآن قال فی اربعین یوماً۔ رواہ ابوداؤد وکذا فی الاتقان۔

www.KitaboSunnat.com

ف: سُننا قرآن کا غیر سے فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خُدا سورۂ لم یکن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب کو پڑھ کر سُنائی تھی۔ رواہ الشیخان اور ابن مسعودؓ سے خود سورۂ نساء پڑھوا کر سُنی تھی۔ اور عمر رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ اشعری سے کہتے ذکرنا ربنا۔ یعنی ہم کو ہمارے رب کی یاد دلاؤ۔ وہ قرآن پڑھ کر سُناتے معلوم ہُوا کہ استماع قرآن کا غیر سے بعض احیان میں سنت ہے داعی و مومن و قاری و مستمع و عالم و متعلم سب اندراجر کے شریک یک دیگر ہوتے ہیں۔

باب کلام اللہ کی فضیلت

حدیث ابو سعید خدریؓ میں فرمایا ہے۔ فَضْلُ کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علیٰ خلقہ رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے۔ فضل القراٰن علیٰ سائر الکلام کفضل الرحمٰن علیٰ سائر خلقہ رواہ ابو یعلی والطبرانی اور حدیث انس میں فرمایا ہے۔ جو کوئی اپنے رب سے باتیں کرنا چاہے وہ قرآن پڑھے۔ رواہ الخطیب والدیلمی۔ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ خیر الحدیث کتابُ اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رواہ مسلم، علی المرتضیٰ کہتے ہیں، قرآن افضل ہے ہر شئے سے جو سوا اللہ کے ہے۔ قرآن کی توقیر کرنے والا اللہ کا موقر ہے۔ قرآن شافع مشفع، ماحل مصدق ہے۔ جنے قرآن کو اپنا امام بنایا وہ اس کا قائد ہوگا طرف جنت کے اور جس نے اس کو پس پشت ڈالا وہ اس سائق ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف نار کے الحدیث۔ قرآن، اللہ کا کلام قدیم متلو محفوظ مکتوب ہے۔ حائض و جنب اس کو نہ پڑھے۔ مسافر زمین عدو میں اس کو نے جائے۔ اللہ نے فرمایا۔ اللہ نزل احسن الحدیث اس لیے اس کو بقیہ کتب منزلہ پر شرف حاصل ہے۔ اگرچہ اللہ کا کلام واحد بالذات ہے۔ شیخ محمد حقی نازلی نے فرمایا ہے۔ ان القرآن الکریم لا نہایۃ لحسنہ ولا غایۃ لجمال نظمہ و ملاحۃ معانیہ وھو احسن مما نزل علی جمیع الانبیاء والمرسلین واکملہ واکثرہ احکامًا وھو احسن الحدیث لفصاحتہ وایجازہ واعجازہ ولان کلامہ تعالیٰ قدیم وکلام غیرہ مخلوق محدث وانہ لکتاب عزیز کثیر المنافع عدیم النظیر لا یاتیہ الباطل فیما اخبر عما مضی ولا فیما اخبر عن الامور الاتیۃ ولا یاتیہ التکذیب من الکتب التی قبلہ ولا یجیٔ بعدہ کتاب یبطلہ او ینسخہ تنزیل من حکیم حمید۔ حدیث عمرؓ بن الخطاب میں فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رواہ مُسْلِمٌ۔ حدیث ابو سعیدؓ میں قصہ نزول سکینہ کا قرارت سورۂ بقرہ پر صحیحین میں بالاتفاق آیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا تھا۔ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ متفق علیہ براء کا لفظ رفعًا یہ ہے۔ تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ متفق علیہ اور حدیث ابو امامہؓ میں فرمایا ہے۔ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ الحدیث رواہ مسلم۔ ابن عمروؓ کا لفظ یہ ہے۔ یقال لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اٰخِرِ اٰیَۃٍ تقرؤھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی سے پہلے گزر چکا ہے کہ سب آیات قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ قول مشہور پر اب اس جگہ سے ترقی مدارج قاری کو بعدد آیات قیاس کر لینا چاہیئے۔ وللہ الحمد۔ لیکن ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ یہ مرتبہ حافظ کو ملے گا۔ اور اگر قاری کو بھی ملے تو کیا بعید ہے اللہ کی رحمت متحجر نہیں ہوتی ہے۔ اور بہت سے عالم افضل ہیں مجرد حافظ سے جن کو علم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ خطابی نے کہا ہے۔ جاء فی الاثر ان عدد آی القرآن علی قدر درج الجنة فیقال للقاری ارق فی الدرج علی قدر ماکنت تقرأ من ای القرآن فمن استوفی قراءة جمیع القرآن استولی علی اقصی درج الجنة فی الآخرة ومن قرأ جزء منه کان رقیه فی الدرج علی قدر ذلك فیکون منتهی الثواب عند منتهی القراءة انتہی ذکرہ المنذری فی الترغیب والترھیب۔ حدیث مذکور میں اور اس عبارت میں قید حفظ کی نہیں ہے۔ بلکہ مطلق قرأت کا ذکر ہے۔ واللہ الحمد۔ لیکن ابن حجرؒ نے کہا ہے۔ ویوخذ من الحدیث انه لا ینال هذا الثواب الاعظم الا من حفظ القرآن واتقن اداءه وقراءته کما ینبغی له انتہی

حدیث ابن مسعودؓ میں فرمایا ہے۔ من قرأ حرفا من کتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا۔ تعداد حروف کی ۳۲۲۶۷۰ حرف ہے۔ اب اس کو دس گنا کر کے جوڑو کہ کس قدر حسنات ہوئے۔ واللہ الحمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ جہنیؓ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جس نے قرآن پڑھ کر اس پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو دن قیامت کے ایک تاج پہنائیں گے جس کی روشنی سورج کی چمک سے اندر گھروں کے بہتر ہوگی۔ اگر وہ سورج اندر تمہارے گھر کے ہوتا پھر کیا گمان ہے۔ تمہارا اس نفر اس شخص کے جو قرآن پر عمل کرتا ہے۔ رواہ احمد وابوداؤد۔ عقبہ بن عامر سمعًا رفعًا کہتے ہیں۔ لو جعل القرآن فی اھاب ثم القی فی النار ما احترق رواہ الدارمی۔ لمعات میں کہا ہے کہ یہ خبر بر سبیل فرض و تقدیر کے ہے واسطے مبالغہ کے شرف قرآن میں یعنی قرآن کی ایسی شان عظیم ہے، جس طرح کہ قرآن میں فرمایا ہے۔ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرائیتہ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ یا مراد نار سے وہ نار ہے جو درمیان حق و باطل کے امتیاز دیتی ہے۔ یا ایک معجزہ تھا زمانہ حضرت میں یا یہ مطلب ہے کہ جس کو اللہ قرآن سکھاتا ہے۔ پھر اس کو نار آخرت میں نہ جلائے گا انتہی میرے نزدیک یہ سب معانی ممکن ہیں۔

حفظ قرآن کی فضیلت :۔ خاص فضیلت حافظ قرآن میں بروایت علی المرتضیٰؓ یوں فرمایا ہے۔ من قرأ القرآن فاستظھرہٗ فاحل حلالہٗ وحرم حرامہ ادخلہ اللہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ قد وجبت لھم النار رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وحفص بن سلیمان الراوی لیس ھو بالقوی یضعف فی الحدیث مراد وجوب سے دخول ہے نہ خلود ابن مسعودؓ رفعًا کہتے ہیں۔ استذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلها اذی مربوطہا۔ ابو موسیٰ رضہ کا لفظ رفعاً یوں ہے تعاهدوا القران فوالذی نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیہ۔ ان حدیثوں میں حکم ہے۔ استذکار و تعاہد قرآن کا معلوم ہوا کہ جو شخص بہت سا چرچا اور بہت سی خبر گیری تلاوت و دراست کتاب اللہ کی نہیں کرتا، قرآن اس کے پاس سے بھاگ جاتا ہے۔ جس طرح کہ اونٹ اپنے پابند سے نکل بھاگتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گریز قرآن کا صدور رجال سے معلوم ہوتا ہے۔ اللّٰھم احفظنا ابن عمر نے رفعاً کہا ہے۔ انما مثل صاحب القران کمثل صاحب الابل المعقلة ان عاهد علیها امسکها وان اطلقها ذهبت متفق علیہ

ف قتادہؓ کہتے ہیں انس سے پوچھا تھا کہ حضرتؐ کی قرارت کیسی تھی۔ کہا مد کے ساتھ تھی۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر بتائی، بسم اللہ کو دراز کیا پھر رحمٰن کو پھر رحیم کو رواہ البخاری ام سلمہؓ سے پوچھا تھا کہ حضرتؐ کی قرارت کیونکر تھی، کہا مفسر تھی حرف بحرف رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔ دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ پارہ پارہ کرتے تھے اپنی قرارت کو الحمد للہ رب العلمین کہتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمن الرحیم کہتے اور ٹھہر جاتے۔ رواہ الترمذی لیکن ترمذی نے حدیث اول کو اصح اور اس کے اسناد کو غیر متصل کہا ہے، حدیث ابوہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے ما اذن اللہ لشئی ما اذن لنبی یتغنی بالقران متفق علیہ۔ دوسرا لفظ انکا رفعاً یوں ہے۔ ما اذن اللہ لشئی ما اذن لنبی حسن الصوت بالقران یجھر بہ متفق علیہ تیسرا لفظ مرفوع ان کا یہ ہے۔ لیس منا من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتغن بالقرآن رواہ البخاری۔ شافعی اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ مراد تغنی سے اس جگہ تحسین صوت و ترقیق و تحزین آواز ہے اور ابن عیینہ اور ایک جماعت نے کہا کہ مراد استغناء ہے۔ لوگوں یا اور کلام سے اوّل اظہر ہے۔ اور ازہری نے کہا ہے، مراد جہر ہے انتہی۔ رہا تکلف برعایت موسیقی سو وہ حرام ہے اور حدیث حذیفہؓ میں اس سے نہی آئی ہے۔ رواہ البیہقی ورزین ابن ابی ملیکہ سے کہا تھا ارایت ان لم یکن حسن الصوت کما یحسنہ ما استطاع رواہ ابوداؤد۔ براء بن عازبؓ کہتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا ہے زینوا القرآن باصواتکم رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ والدارمی۔ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ تحسین صوت قرارت قرآن میں مستحب ہے۔ والا۔ ؎

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

دوسرا لفظ براء کا رفعًا یہ ہے۔ حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا رواہ الترمذی فضالہ ابن عبید مرفوعًا کہتے ہیں۔ للہ اشد اذنا للرجل الحسن الصوت بالقرآن من صاحب القتیۃ الی قنیۃ رواہ الحاکم وقال صحیح علیٰ شرطہما۔ طاؤس مرسلًا کہتے ہیں کہ حضرتؐ سے پوچھا تھا۔ خوش آواز و خوش قرارت ساتھ قرآن کے کون ہے۔ فرمایا وہ شخص جس کو تو پڑھتے ہوئے سنے اور گمان کرے کہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ طاؤس نے کہا طلق اسی طرح پڑھتے تھے۔ رواہ الدارمی بہت سے خوش گلو لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ اور کوئی بلند آواز ہوتا ہے اور کوئی خوش لہجہ، لیکن ان کے پڑھنے میں درد نہیں ہوتا حسن صوت وہ معتبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس میں اثر درد و حزن ظاہر ہو اور اللہ کا ڈر دل میں آئے یہ عمدہ نشان ہے تزئین آواز کا۔

ف، ابوہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں۔ ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے، کہ تلاوت و دراست قرآن کی مسجد میں افضل تر ہے بہ نسبت اور جگہ کے دوسرا لفظ ابوہریرہؓ کا رفعاً یہ ہے من استمع الیٰ اٰیۃ من کتاب اللہ کتبت لہ حسنۃ مضاعفۃ ومن تلاھا کانت لہ نورا یوم القیامۃ رواہ احمد معلوم ہوا کہ ایک آیت کا سننا حسنہ ہے اور اس کا پڑھنا نور ہے واللہ الحمد، ابوذرؓ کہتے ہیں۔ میں نے حضرتؐ سے کہا، مجھ کو وصیت کرو فرمایا علیک بتقوی اللہ فانہ رأس الامر کلہ، میں نے کہا کچھ زیادہ کیجیے فرمایا۔ علیک بتلاوۃ القرآن فانہ نور لک فی الارض وذخر لک فی السماء رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابوذر مرفوعاً کہتے ہیں۔ انکم لا ترجعون الی اللہ بشیئ افضل مما خرج منہ یعنی القرآن رواہ الحاکم۔ ابن مسعود کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہے۔ ان ھذا القرآن مادبۃ اللہ فاقبلوا مادبتہ ما استطعتم ان ھذا القرآن حبل اللہ والنور المبین والشفاء النافع عصمۃ لمن تمسک بہ ونجاۃ لمن اتبعہ لا یزیغ فیستعتب ولا یعوج فیقوم ولا تنقضی عجائبہ ولا یخلق من کثرۃ الرد اتلوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان اللہ یاجرکم علی تلاوتہ الحدیث رواہ الحاکم۔ ابن عباس کہتے ہیں۔ من قرأ القراٰن لم یرد الی ارذل العمر وذلک فی قولہ تعالیٰ ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین اٰمنوا قال الذین قرؤا القراٰن رواہ الحاکم۔ مدح قراٰن میں ایک حدیث طویل طریق حارث اعور سے بروایت علی مرتضیٰ مرفوعاً آئی ہے اور مشکوٰۃ میں مرقوم ہے اس کو اس جگہ اس لیے نہیں لکھا کہ اگرچہ دارمی نے اس کو روایت کیا ہے۔ لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ ھذا حدیث اسنادہ مجھول وفی الحارث مقال انتھی۔ لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ معانی حدیث مذکور کے صحیح ہیں۔ بلکہ فضائل قرآن کے اس حدیث سے بھی زیادہ تر ثابت ہیں واللہ اعلم، ابوہریرہؓ نے مرفوعاً کہا ہے۔ من قرأ عشر اٰیات فی لیلۃ لم یکتب من الغافلین رواہ الحاکم دوسرا لفظ رفعاً یوں ہے۔ ومن قرأ فی لیلۃ مائۃ اٰیۃ کتب من القانتین رواہ ابن خزیمۃ والحاکم واللفظ لہ۔

ف قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ قتادہ وسدی نے کہا ہے۔ مراد اس سے قرآن ہے اور ابن جریر نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا، کتاب اللہ ھو حبل اللہ الممدود من السماء الی الارض ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں، من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ھداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم القیامۃ سوء الحساب۔ دوسری روایت یوں ہے۔ من اقتدی بکتاب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الاخرۃ ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلا ھذہ الآیۃ فمن اتبع ھداى فلا یضل ولا یشقى رواہ رزین۔
ابن مسعودؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل آیۃ
منھا ظھر وبطن ولکل حد مطلع رواہ فی شرح السنۃ۔ مراد ہفت
حرف سے ہفت قرارت یا ہفت لغت یا سات طرح کے احکام ہیں اور حدیث
ابن عمرؓ میں فرمایا ہے۔ العلم ثلاثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ
عادلۃ وما کان سوی ذٰلک فھو فضل رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ اور
حدیث انس بن مالک میں مرسلاً آیا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا
ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا۔

ف بعض اہل علم نے کہا ہے۔ کل مکرر مملول الا القرآن لانہ
احسن الحدیث ویزداد القاری بتکرار القرآن ادمانا وفھما وثوابًا
وظھور المعنی بجلوبہ وھذا اعجازہ۔ اور بعض بلغار نے کہا ہے۔ ھو الحق
الصارع والنور الساطع ولسان الصدق ودلیل الخیر ومفتاح الجنۃ ان
اوجز فکافیًا وان بین فشافیًا وان کرر فمذکرًا وان حکم فعادلًا
بحر العلوم ودیوان الحکم وجوھر الکلم وشفاء السقم۔ حدیث ابو
ہریرۃؓ میں فرمایا ہے۔ القرآن غنی لا فقر بعدہ ولا غنی دونہ رواہ ابو یعلی
والطبرانی۔ احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ میں نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں
دیکھا۔ اپنے جی میں کہا۔ میں اب اگر پھر تمام یک صد بار دیکھوں گا۔ تو پوچھوں گا کہ
جس چیز سے تیری قربت حاصل کرتے ہیں۔ اُن میں افضل چیز کیا ہے۔ چنانچہ پھر
میں نے بار صدم دیکھا اور عرض کیا۔ یارب ما افضل ما یتقرب بہ المتقربون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیك فرمایا بتلاوۃ کلامی یا احمد۔ میں نے عرض کیا یارب بفھم او بغیر فھم فرمایا بفھم او بغیر فھم انتہی۔ شیخ حقی کہتے ہیں، جب یہ کلام خیر جلیس ٹھہرا تو اب زیبا یہ ہے کہ جلیسہ بھی اکمل حالات پر ہو تاکہ یہ حدیث اس کو ضرر نہ پہنچائے۔ رب تالی للقراٰن والقراٰن یلعنه اسی جگہ سے قتادہ نے کہا ہے ما جالس احد القراٰن الا قام عنه بزیادۃ او نقصان۔

ف عبیدہ بن الملیکی رفعًا کہتے ہیں۔ یا اھل القراٰن لا تتوسدوا القراٰن واتلوہ حق تلاوته من اناء اللیل والنھار وافشوہ وتغنوہ وتدبروا ما فیه لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابه فان له ثوابًا رواہ البیھقی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ عیش سعداء و موت شہداء و نجات یوم الحشر و ظل یوم الحر و ھدی من الضلالۃ حاصل ہو تو قرارت قرآن پر مداومت کرو کہ یہ کلام ہے رحمان کا اور حصن حصین ہے، شیطان سے اور رجحان ہے، میزان میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ افضل عبادۃ امتی قراءۃ القراٰن رواہ البیھقی کذا فی الاتقان ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ اقرؤا القراٰن ولا تغرنکم ھذہ المصاحف المعلقۃ فان اللہ لا یعذب قلبًا وعی القراٰن ای حفظه یعنی تم قرآن پڑھا کرو، کہیں اس کے دھوکے میں نہ آنا کہ یہ مصاحف گھر میں رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرتا ہے۔ جو قرآن کو یاد کر لیتا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ تین چیزیں دنیا میں غریب (نادر) ہیں۔ قرآن جوف ظالم میں۔ مرد صالح قوم بد میں، مصحف گھر میں۔ جس میں پڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جائے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا پھر یہ اعتقاد کیا کہ کسی اور کو بہتر اس سے کوئی شے دی گئی ہے۔ تو اس نے صغیر کو عظیم اور عظیم کو صغیر کر ڈالا۔ وَلَا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

حکایت:۔ ایک شخص کو وفات آئی۔ اس سے کہا کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ ہر بار یہی کہتا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ طٰہ ما انزلنا علیک القران لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی الی قولہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی اسی کو اعادہ کرتے کرتے مر گیا۔ اسی آیت شریفہ پر اس کا دم نکل گیا۔ وللہ الحمد۔ معلوم ہوا کہ موت اسی حالت پر آتی ہے جس پر انسان حالت زلیست میں ہوتا ہے۔

حکایت:۔ ایک کاہ فروش سے کہا تھا۔ کہ کلمہ پڑھ وہ اللہ سے بالکل غافل تھا۔ کہنے لگا خرمۃ بفلس یعنی گٹھا گھاس کا ایک پیسے کو ہے۔ نسال اللہ التوفیق للموت علی الاسلام اللھم امین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تلاوت کرنے والے
اور
حافظ وغیرہ کے فضائل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان الذین یتلون کتاب اللہ اہل علم کہتے ہیں مراد مداومت ہے تلاوت پر اور عمل کرنا آیات پر اس لیے کہ بے عمل کے نری قرارت کا کچھ زیادہ نفع نہیں ہے۔ حدیث ابوموسیٰ اشعریؓ میں فرمایا ہے مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے، جیسے اترجہ (نارنگی) کہ بو بھی اس کی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور مثال منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے۔ جیسے ریحانہ کہ بو تو اچھی ہے مگر مزہ تلخ ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا وہ حنظل کی طرح ہے کہ بُو تو ندارد اور مزہ کڑوا۔ رواہ احمد والشیخان واھل السنن الاربعہ۔ ابن عمرؓ مرفوعاً کہتے ہیں حملة القرآن اولیاء اللہ تعالیٰ فمن عاداھم فقد عادی اللہ ومن والاھم فقد والی اللہ رواہ البخاری والفردوس۔ انسؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اس میں خیر کثیر ہوتی ہے اور جس میں نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اس میں قلیل ہوتی ہے۔ رواہ البزار۔

حکایت: مسلم صفار کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ذکر کیا کہ ہم دریا میں تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موج نے ہر طرف سے ہم کو پچھاڑا لوگ گھبرا کر فریاد کرنے لگے۔ ایک شخص مصحف کو سر پر رکھ کر کھڑا ہو گیا اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگا۔ تغرقنا فی البحر ومعنا کلا ملک۔ اللہ کی قدرت سے دریا ٹھہر گیا۔ اس حکایت میں اشارت ہے حامل قرآن کو حفظ کی آفات سے پھر جس کے جوف میں قرآن ہے۔ وہ کس طرح ڈوبے گا، ابن عباسؓ نے کہا ہے، قاری قرآن کا خرف نہیں ہوتا یعنی اس کی عقل فاسد نہیں ہوتی جو عقل بہ سبب کبر سنی کے فاسد ہو جاتی ہے اس کو خرف کہتے ہیں، اسی طرح عالم سنت و حامل حدیث بھی خرف نہیں ہوتا بلکہ محدث کی عمر زیادہ ہوتی ہے وللہ الحمد۔ حدیث دیلمی[1] میں آیا ہے۔ درج الجنة علی قدر ای القران بکل اية درجة فتلك ستة الاف اية وما تا اية وست ايات بين كل درجتين مقدار ما بين السماء والارض۔ لیکن دانی نے کہا ہے کہ چھ ہزار آیت پر تو اجماع ہے۔ زیادہ میں اختلاف ہے۔ کسی نے دو سو چار اور کسی نے دو سو چودہ اور کسی نے انیس اور کسی نے ۲۵ اور کسی نے ۳۰ کہی ہیں۔ ابن ملک شرح مشارق میں کہتے ہیں۔ ان تمنی جمیع الجنة جائز وان کان حصوله محالا لانها غیر متناهية فلا توصف بالقلة والکثرة میں کہتا ہوں ساری جنت کا ملنا تو محال ٹھہرا، کہیں بقدر ایک تازیانہ ہی کے ہم سے نالائقوں کو مل جائے، تو ہم اس کو دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھتے ہیں۔ کما ورد فی الحدیث ان موضع سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم طیبی کہتے ہیں المنزلة التی فی الحدیث ما ینالہ العبد من الکرامة علی حسب منزلته فی الحفظ والتلاوة

---

[1] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۹ ج ۲ طبع مصر میں ہے فی سندہ کذاب (ع۔ ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا غیر وذلک لما عرفنا من اصل الدین ان العامل بکتاب اللہ تعالیٰ المتلو له افضل من الحافظ والتالی له اذ لم ینل شانه فی العمل والتدبر وقد کان فی الصحابة من هو احفظ من الصدیق واکثر تلاوة منه و کان هو افضلهم علی الاطلاق لسبقه علیهم فی العلم باللہ تعالیٰ بکتابه وتدبره له وعمله به وان ذهبنا الی الثانی وهو احق الوجهین واتمها فالمراد من الدرجات التی یستمهها بالآیات سائرها تقدر التلاوة فی القیمة علی قدر العمل فلا یستطیع احد ان یتلو اٰیة الا وقد اقام ما یجب علیه فیها واستکمال ذٰلک انما یکون للنبی صلی اللہ علیه وسلم، ثم للامة بعده علی مراتبهم ومنازلهم فی الدین ومعرفة الیقین فکل منهم یقرء علی مقدار ملازمته ایاه تدبرا وعملا انتهی۔ قال الشیخ محمد حقی النازلی" وهو فی غایة من الحسن والبها ونهایة الظهور والجلاء ولا عبرة بطعن ابن حجر فیه و تضعیف کلامه وحمله علی التکلیف والمنافاة لظاهر الحدیث فان التحقیق کما یستفاد من حدیث ان من عمل بالقراٰن فکانه یقرءه دائما وان لم یقراه ومن لم یعمل بالقراٰن فکانه لم یقرءه وان قراه دائما وقد قال تعالیٰ کتاب انزلناه الیک مبارک لیدبروا اٰیاته ولیتذکر اولوا الالباب فمجرد التلاوة والحفظ لا یعتبر اعتبارا یترتب علیه المراتب العلیة فی الجنة العالیة کذا ذکره علی القاری فی المرقاة۔ میں کہتا ہوں یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس زمانہ میں حفاظ قرآن بہت ہیں، اسی ایک ہمارے شہر میں کئی سو حافظ ہوں گے لیکن عمل و تدبر والا ان میں کوئی نظر نہیں آتا اور علماء قرآن کو تلاش کرو تو دو چار بھی میسر نہیں آتے۔ پھر اُن میں وہ عالم جس نے قرآن میں تدبّر کیا ہو اور اُس کی تفسیر پڑھی سمجھی ہو اور بھی عزیز الوجود ہے۔ بعہذا اللہ کی رحمت عام ہے۔ وہ چاہے تو حفاظ کو مراتب اعلیٰ پر پہنچائے اور علماء کو ان سے بھی زیادہ درجہ عالی تر بخشے۔ ؎

روز قیامت ہر کسے در دست گیر نامۂ

من نیز حاضر بشوم تفسیر قرآن در بغل

اللہ تعالیٰ نے جس طرح حفاظِ قرآن کے صدور کو صندوقِ مصحف بنایا ہے اسی طرح علماء کے قلوب کو مخزن اسرارِ تنزیل ٹھہرایا ہے، ایک کو دوسرے پر فضیلت نمایاں بخشی ہے۔ قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون پھر جو حافظِ قرآن عالم بالقرآن بھی ہے۔ اور عامل بالقرآن بھی ہے۔ اس کا درجہ تو بلا شک لائق رشک و غبطہ کے ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، لیکن ایسے جامع لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ صدہا میں دو چار بلکہ ایک دو لیس بس۔ ؎

چہ مے پرسی زحال نسخۂ دل چیست تحریرش

کتابے در بغل دارم کہ قرآن است تفسیرش

نووی نے اذکار میں کہا ہے۔ تلاوة القرآن هي افضل الاذكار والمطلوب القرأة بالتدبر وللقرأة آداب ومقاصد لا ينبغي لحامل القرآن ان يخفى عليه مثلها انتهى۔ نزل الابرار میں کہا ہے۔ قراءة القرآن اٰكد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاذکار فینبغی المداوۃ علیھا ویحصل اصل القراءۃ بقراءۃ الآیات القلیلۃ کعشرۃ آیات او عشرین او اربعین او خمسین او مائۃ او مائتین او خمسمائۃ وفی ھذا کلہ احادیث فی کتاب ابن السنی۔ اس کے بعد احادیث فضائل تلاوت قرآن اور بعض سور بعض آیات قرآن احادیث ثابتہ سے لکھے ہیں اور کہا ہے کہ ہر ایک سورت کی فضیلت میں جو احادیث مروج ہیں۔ وہ موضوع ہیں۔ واضعان نے اس کا اقرار کیا تھا۔ زمخشری و بیضاوی و ثعلبی وغیرہ مفسرین جن کو علم حدیث میں دستگاہ کامل نہ تھی۔ وہ اس بلا میں مبتلا ہو گئے۔ اور یہ بات کہ احادیث فضائل اعمال میں تساہل روا ہے۔ ٹھیک نہیں، کیونکہ احکام شرعیہ منتا دی الاقدام ہیں۔ کچھ فرق درمیان واجب و محرم و مسنون و مکروہ و مندوب کے نہیں ہے اثبات کسی شئے کا حجت صحیح سے چاہیئے۔ ورنہ تقول علی اللہ والرسول ٹھہرے گا۔ پھر کہا ہے کہ افضل دعواتِ فاضلہ وہ ادعیہ ہیں جو قرآن کریم میں آئی ہیں۔ یہ ادعیہ حزب اعظم میں یکجا جمع ہیں۔ ان کا ہر دن پہلے ہر حزب کے پڑھنا اچھا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ ان ادعیہ کا مرتبہ دوسری دعوات پر ایسا ہی ہے، جیسا قرآن کا رتبہ سائر دباقی، کلام پر ہے۔ اس کے بعد وہ دعوات ہیں جو سنت مطہرہ سے ثابت ہیں۔ ایک جملہ صالحہ ان کا رسالہ "زیادۃ الایمان" میں مرقوم ہے اور یہ دعوات بترتیب قرآنی نزل الابرار میں بھی لکھی ہیں اور ہر دعائے قرآنی کے نیچے نام صاحب دعا کا لکھ دیا گیا ہے کہ یہ دعا فلاں پیغمبر کی تھی اور وہ فلاں پیغمبر کی وعلم جرًّا یہ سب ۱۰۱ ادعیہ ہیں۔ جو قرآن پاک میں آئی ہیں۔ !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن القیمؒ نے کلم طیب میں فرمایا ہے کہ قراءت قرآن کی افضل ہے ذکر سے اور ذکر افضل ہے دُعا سے، لیکن کبھی مفضول کو ایسی چیز آ لگتی ہے، جس سے وہ فاضل ہو جاتا ہے، جیسے تسبیح رکوع وسجود میں کہ یہ قراءت قرآن سے اس جگہ میں افضل ہے۔ اسی طرح کبھی اشتغال بدعا افضل ہوتا ہے بہ نسبت قراءت وذکر کے اگرچہ ان کا اجر اکثر ہے۔ وھذا باب نافع یحتاج الیٰ فقہ نفس وفرقان بین فضیلۃ الشیٔ فی نفسہ وبین فضیلۃ العارضۃ فیعطی کل ذی حق حقہ ویضع کل شیٔ موضعہ واللہ الموفق۔

ف قرآن شفا ہے | طلب شفا قرآن کریم سے خصوصًا فاتحہ سے ثابت ہے، حدیث ابوسعیدؓ میں قصہ کژدم گزیدہ کا آیا ہے کہ تیس بکریاں لے کر سات بار فاتحہ اس سید (سردار) قوم پر پڑھی تھی وہ اچھا ہوگیا۔ جب یہ ماجرا حضرتؐ سے کہا فرمایا۔ اما علمت انہا رقیۃ اقسموھا واضربوا الی معکم بسھم رواہ ابوعبید واحمد والشیخان واھل السنن الاربعۃ وابن جریر والحاکم والبیھقی | جواز اجر بر قرآن | اس قصہ کو ابن عباسؓ نے بھی نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جب یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اور کہا یارسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرًا۔ فرمایا۔ ان احق ما اخذتم علیہ اجرًا کتاب اللہ تعالیٰ رواہ الشیخان والبیھقی۔ متاخرین حنفیہ نے اسی حدیث سے جواز اخذ اجرت پر استدلال کیا ہے، اہل مدینہ وشافعی ونصیر وعصام وابونصر وابواللیث استیجار علی الطاعات کو جائز کہتے ہیں۔ جیسے تعلیم قرآن وفقہ وامامت واذان وتذکیر وحج وغزو واللہ اعلم خارجہ بن الصلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چچا نے ایک مجنون پر صبح شام تین دن تک فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ وہ اچھا ہو گیا، قوم نے سو بکریاں دیں۔ جب حضرتؐ سے ذکر آیا فرمایا۔ لعمری لمن اکل برقیۃ باطلۃ لقد اکلت برقیۃ حق اخرجہ احمد و ابوداؤد والنسائی۔ رقیہ باطل وہ ہے جس میں ذکر کواکب و استعانت ماہ و مہر و نجوم و جن ہو یا رمل جفر کا دخل ہو اور جو رقیہ یا کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہو وہ حق ہے۔ اس کی اُجرت اکل حلال ہے

ف قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے۔ الطب الروحانی اقوی من الطب الجسمانی فلما عدم ھذا الفن فزع الناس الی الطب الجسمانی ویشیر الی ھذا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا موقنا قرأ القرآن علی جبل لزال وقال خذ من القرآن ما شئت لمن شئت قرطبی کا لفظ یہ ہے۔ تجوز الرقیۃ بکلام اللہ تعالی وبما سماہ فان کان ماثورا استحب۔ شافعیؒ نے کہا ہے لا باس ان یرقی بکتاب اللہ تعالی وبما یعرف من ذکر اللہ۔ ابن بطال نے کہا فی المعوذات سر لیس فی غیرھا من القرآن لما اشتملت علیہ من جوامع الدعاء التی تعم اکثر المکروھات من السحر والحسد وشر الشیطان ووسوسۃ وغیر ذلک ولھذا کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکتفی بھا

فضیلت استعاذہ و بسم اللہ کا بیان

حکمتِ استعاذہ میں استیذان و قرع باب ہے۔ بادشاہ کے در پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی آتا ہے بغیر اذن کے اندر نہیں جاتا اسی طرح قاری قرآن ارادہ دخول کا مناجات میں ہمراہ حبیب کے کرتا ہے تو ضرور ہے کہ زبان کو فضول کلام و بہتان سے پاک کر کے آئے اہل معرفت نے کہا ہے یہ کلمہ وسیلہ ہے مقربین کا اور اعتصام ہے خائفین کا اور رجا ہے ہالکین کا اور مباسط ہے محبین کا اور امتثال ہے قول رب العالمین کا سورۂ نحل میں فرمایا ہے۔ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم مختار جمہور یہ قول ہے۔ اعوذ باللہ الخ وھو اثبت روایۃ کہتے ہیں جبریل علیہ السلام پہلے ہی استعاذہ و بسم اللہ لائے تھے پھر اقرء باسم ربک ابن عباس رضؓ نے اس کو اجلال قرآن و مفتاح فرقان کہا ہے اور استعیذ باللہ کہنا مطابق قرآن کے ہے۔ علماء کہتے ہیں، استعاذہ کہنا سنت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ف ابن عمر رضؓ نے مرفوعاً کہا ہے۔ کان جبریل اذا جاء بالوحی اوّل مایلقی بسم اللہ الرحمن الرحیم اخرجہ الدارقطنی۔ عثمان رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں۔ ھو اسم من اسماء اللہ وما بینہ وبین اسم اللہ الاکبر الا کما بین سواد العین وبیاضہا من القرب رواہ ابن ابی حاتم والحاکم والبیہقی وابو ذر الھروی والخطیب البغدادی اور شعبی نے کہا ہے کہ اسم اعظم الٰہی، یا اللہ ہے بخاری کا لفظ جابر سے یہ ہے کہ اللہ کا نام اعظم اللہ ہے تو نہیں دیکھتا کہ سارے قرآن میں اسی نام سے شروع کیا جاتا ہے۔ حدیث امّ سلمہ رضؓ میں رفعاً اس کو ایک آیت فاتحہ ٹھہرایا ہے رواہ احمد وابو داؤد والحاکم ابن عباس رضؓ کہتے ہیں جب جبریل علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے اور بسم اللہ پڑھتے تو حضرتؐ جان لیتے کہ یہ سورت ہے۔ رواہ الحاکم باسناد صحیح۔ ابن مسعودؓ نے کہا ہے۔ ہم فصل بین السورتین نہ جانتے یہاں تک کہ بسم اللہ اترتی بعض اہلِ معرفت کہتے ہیں۔ البسملة كلمة قدسية من كنز الهداية وخلعة ربوبية من خلع الولاية ووصلة قربية لاهل العناية ورحمة خاصة لاهل الجنابة وهي اية عند الشافعي من رس كل سورة وعند ابي حنيفة اية فذة للفصل بين السور انتهى

ف ابو ہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں كل امر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله الرحمن الرحيم فهو اقطع اخرجه ابو داؤد والنسائی وابن ماجة۔ یعنی جس امر شریف کے آغاز میں بسملہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) نہیں کی جاتی ہے۔ وہ امر ناقص قلیل الفائدہ ولیسر البرکت ہوتا ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اوّل میں ہر امر شریف کے اللہ کا نام لینا سنت ہے، جیسے طعام و شراب وضو و غسل و جماع ونحوہا اگر بھول جائے تو یوں کہہ لے۔ بسم اللہ اوّله وآخره۔ ؎

خدا کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

وہب بن منبہ کہتے ہیں۔ اللہ نے اُن کلمات کو ایک ایسا سلطان دیا ہے۔ جو اور کلمات کو نہیں دیا اتمام طہارت حلت ذبیحہ منع شیطان استمرار طعام ونحوہا سب اسی کے کہنے سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے اس کو کہے تو نہ دریا میں ڈوبے نہ آگ میں جلے نہ سانپ بچھو اس کو کاٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں ۱۹ حرف ہیں، زبانیہ نار بھی ۱۹ ہیں۔ اللہ ان کے بالس سے اس کے قائل کو محفوظ رکھتا ہے، جعفر بن محمدؒ نے کہا ہے کہ شیطان مرد کے ذکر پر ہوتا ہے، جب وہ وقت جماع کے بسم اللہ نہیں کہتا تو ہمراہ اس کے جماع کرتا ہے اور مثل مرد کے اس کی فرج میں منزل ہوتا ہے۔

حکایت ، ایک شخص نے ابن عباسؓ سے کہا تھا کہ میری جورو بیدار ہوئی اس کی شرمگاہ میں ایک شعلہ نار تھا، کہا یہ وطی ہے شیطان کی تو جب جماع کرے بسم اللہ کہہ ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ادب جماع کا حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے۔ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں ۔ اس لیے ان کی اولاد شیطان ہوتی ہے اور صلاح وفلاح سے دور جا پڑتی ہے۔

ف ، **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خواص** : خصائص بسملہ سے یہ ہے کہ جو شخص اس کو اکثر کہا کرتا ہے، ہر کام میں اللہ اس کو رزق دیتا ہے۔ اور لوگوں کے دل میں اس کی ہیبت ہوتی ہے ۔ سوتے وقت اکیس بار پڑھنے سے اس رات شر جن وانس وشیطان وسرقہ وحریق وموت فجاءت اور ہر بلاؤ آفت سے محفوظ رہتا ہے اگر کان میں دیوانے کے اکتالیس بار پڑھی جائے یا مصروع پر تو اس کو جلد افاقہ ہوجاتا ہے ظالم اور حاکم جابر کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اس کے دل میں رعب آجاتا ہے اور ذلیل وخاشع ہوجاتا ہے۔ واسطے استسقا کے اکہتر بار پڑھنا کسی جگہ میں ہو بہ نیت خالص مفید ہے۔ جس دردمند یا مسحور پر سو بار پڑھی جائے سات دن تک لگاتار وہ درد وسحر باذن خدا جاتا رہتا ہے اور ایک سو تیرہ بار پڑھنا اس کا جمعہ کے دن جبکہ خطیب منبر پر ہو ہمراہ سوال حاجت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محصل مطلوب ہے اور مداومت کرنا اس کی قرارت پر بعدد حساب ابجد یعنی سات سو تاسی بار بہ نیت خالص کسی امر مہم میں واسطے قضائے حاجت یا دفع ضرر اعداد ظلمہ کے باذن خدا محصل مطلوب ہے اور اسی قدر روزہ رکھ کر خلوت میں پڑھنا تحصیل مطلوب میں اسرع تر ہے۔ اور دو نیم ہزار بار چالیس صبح تک باعتقاد صحیح وملاحظہ فضائل وخصائص پڑھنا موجب فتح قلب وظہور اسرار عجائب کا ہے۔

ف اگر بسملہ کو اکیس بار لکھ کر بیچے پر لٹکا دیا جائے تو وہ نیند میں نہ ڈرے اور ہر آفت سے محفوظ رہے اور ۳۵ بار لکھ کر گھر میں لٹکائی جائے تو اس میں شیطان وجن نہ آئے اور مال وکسب میں برکت ہو اور اگر دوکان پر لٹکائے تو نفع زیادہ آئے اور اگر غرۂ محرم کو ایک سو تیرہ بار لکھ کر اپنے ہمراہ رکھے تو کوئی مکروہ اہل وعیال میں نہ دیکھے اور اگر ایک سو ایک بار لکھ کر باغ میں دفن کر دے تو زراعت خوب ہو اور فصل اچھی آئے۔ اور برکت حاصل ہو۔ اس کے سوا اور بہت فوائد ہیں، جن کا تجربہ اہل علم وعمل کو ہوا ہے۔ وللہ الحمد۔

ف۔ قرآن مجید کی آیات اور سورتوں میں تفاضل: اہل علم کا اختلاف ہے۔ کہ بعض قرآن بعض سے افضل ہے۔ یا نہیں۔ ابو الحسن اشعری و بعض ائمہ اعلام وامام مالک و یحیی بن یحیی نے کہا ہے۔ کہ نہیں ہے۔ اور ابن حبان نے کہا ہے کہ ہے۔ اور بعض نے تفصیل کی ہے۔ مطابق ظواہر احادیث کے منہم ابن راھویہ وابوبکر بن العربی والغزالی۔ قرطبی نے کہا۔ انہ الحق ونقلہ عن جماعۃ من العلماء والمتکلمین۔ ابن الحصار نے کہا ذکر اختلاف کا اس جگہ تعجب ہے۔ اس لیے کہ تفضیل میں نصوص صحیحہ وارد ہیں، غزالی نے جواہر القرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہا ہے۔ ان کان لابد من شدك الی الفرق بین آیة الکرسی وآیة المداینة وبین سورة الاخلاص وسورة تبت وترتاع علی اعتقاد الفرق نفسك المخوارة المستغرقة بالتقلید فقلد صاحب الرسالة فهو الذی انزل علیه القرآن وقال سورة یٰسٓ قلب القرآن وفاتحة الکتاب افضل سور القرآن وآیة الکرسی سیدة آی القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن والاخبار الواردة فی فضائل القرآن وتخصیص بعض السور والآیات بالفضل وکثرة الثواب فی تلاوتها لا تحصی انتهی[۱]۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل کا بیان

اس سورۃ مبارک کے تیس نام ہیں کثرت اسمار کی دلیل ہوتی ہے۔ شرف مسمّی پر خزینۃ الاسرار میں اسمار مذکور مرقوم ہیں۔ بسملہ نے اس سورت کی ایک آیت ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نہیں۔ قول اوّل اولیٰ ہے۔ بلکہ ہر سورت کی آیت ہے۔ قال تعالیٰ ولقد آتیناك سبعًا من المثانی۔ عمر و علی و قتادہ و عطار و حسن و سعید بن جبیر نے کہا مراد اس سے فاتحۃ الکتاب ہے۔ حدیث ابوسعید بن المعلی میں فاتحہ کو اعظم سورت اور سبع مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے۔ رواہ البخاری واحمد والدارمی وابوداؤد والنسائی والحسن بن سفیان وابن جریر وابن حبان والحاکم وابن مردویہ وابو

---

[۱] دیکھیے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب فضائل القرآن (۴، ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعیم والبیہقی اور حدیث ابو ہریرہؓ بذیل قصہ ابی بن کعبؓ فرمایا۔ والذی نفسی بیدہ ما انزل اللہ فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلھا الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور حدیث انسؓ میں اسکو افضل قرآن کہا ہے۔ رواہ ابن حبان والحاکم والبیہقی اور حدیث طویل ابو ہریرہؓ میں کہا قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی نصفین الحدیث رواہ مسلم۔ پھر فاتحہ کا نصفا نصف ہونا ذکر کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ جبرئیل حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک آواز اوپر سے سنی، سر اٹھا کر کہا، یہ ایک دروازہ ہے آسمان جو آج تک نہ کھلا تھا۔ اتنے میں ایک فرشتہ اترا کہا یہ فرشتہ آج تک زمین پر نہ آیا تھا۔ اس نے سلام کیا اور کہا۔ ابشر بنورین اوتیتھما لم یؤتھما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرء بحرف منھما الا اعطیتہ رواہ مسلم

ف شیخ ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔ اذا قرأت فاتحۃ الکتاب فصلھا ببسملتھا فی نفس واحد من غیر قطع۔ پھر اپنی سند متصل مسلسل بالحلف سے ابوالحسن کناری سے شہر موصل میں ۶۰۱ھ سے تا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالفا عن جبرئیل حالفا عن میکائیل حالفا عن اسرافیل یوں روایت کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یا اسرافیل بعزتی وجلالی وجودی وکرمی من قرء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم متصلۃ بفاتحۃ الکتاب مرۃ واحدۃ اشھدوا علی انی قد غفرت لہ وقبلت منہ الحسنات وتجاوزت عنہ السیئات ولا احرق لسانہ بالنار واجیرہ من عذاب القبر وعذاب النار وعذاب یوم القیامۃ والفزع الاکبر ویلقانی قبل الانبیاء والاولیاء اجمعین انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث میں نے کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھی۔ لیکن ایک جماعت مشائخ نے اتصال مہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحیم کا ساتھ لام الحمد للہ کے اپنے اعمال میں لکھا ہے اور اس کو مجرب بتایا ہے جیسے صاحب قول جمیل اور شرجی اور محمد نازلی وغیرہم اور اس کی سند میں ہر راوی نے حلف کیا ہے۔ واللہ اعلم ماجرا کیا ہے اتصال سے ہر شخص نے اتصال میم کا لام سے سمجھا ہے لیکن لفظ حدیث عام ہے۔ ایک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ فاتحہ بے بسملہ کے نہ پڑھے۔ اس لیے کہ بسملہ جمہور کے نزدیک سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے تو اس کا ہر بار ہمراہ الحمد کے ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ اور رفقط اتصال میم و لام پر اس اجر عظیم کا مرتب فرمانا اگر کوئی سر الہی ہے تو اللہ ہی جانے۔ ہاں اگر ثبوت اس کا بطریق صحیح معتبر کسی کتاب معتمد حدیث سے بھی ہاتھ آجائے تو پھر کیا کہنا نور علی نور ہے۔[1] معہذا اتصال میم و لام میں کوئی معنی قرآن کے متغیر نہیں ہوتے ہیں کہ ہم اس پر حکم فساد کا کریں بلکہ یہ ترکیب ایک قسم کی قرارت ہے۔ اس طرح پر پڑھنا اس کا بجائے خود منہی عنہ نہیں ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث عبادۃ بن صامت میں فرمایا ہے۔ ام القرآن عوض عن غیرھا ولیس غیرھا عوضا منھا اخرجہ الدارقطنی والحاکم عبداللہ بن جابرؓ کا لفظ یہ ہے۔ اخیر سورۃ فی القرآن الحمد للہ رب العلمین رواہ احمد و البیہقی۔ سائب بن یزید کہتے ہیں۔ عوذنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفاتحۃ الکتاب تفلا رواہ الطبرانی۔ ابن عباسؓ کہتے تھے فاتحہ برابر دو ثلث قرآن کے ہے۔ اور حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے۔ من صلی صلاۃ لم یقرء فیھا بام القرآن فھی خداج ھی خداج ھی خداج غیر تام قال الراوی

---

[1] یعنی بر تقدیر ثبوت روایت (ع۔ ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقلت یا اباھریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام فغمز ذراعی فقال اقرء بہا یا فارسی فی نفسک الحدیث رواہ البخاری ومسلم واھل السنن الاربعۃ ومالک فی الموطا وابن جریر وابن الانباری بالسند المتصل۔ الخ کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب رواہ اصحاب الصحاح الستۃ واحمد۔ یہ اس بات پر دلیل ہے۔ کہ امام کے پیچھے بھی فاتحہ پڑھے۔ یہی راجح ہے۔ بلکہ متعین ہے کیونکہ نہ پڑھنے میں خوف نماز کے نہ ہونے کا لگا ہوا ہے اور پڑھنے میں کوئی کھٹکا نہیں ہے۔ فدع ما یریبک الی ما لا یریبک الخ رفعاً کہتے ہیں۔ اذا قرءت فاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد فقد امنت من کل شیء الا الموت رواہ البزار عبداللہ بن جابرؓ نے رفعاً کہا ہے۔ ان فیہا شفاءً من کل داء الحدیث رواہ احمد والبیہقی۔ عبدالملک بن عمیر نے مرسلاً کہا ہے۔ فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان۔ ابوسعید خدری کا لفظ یہ ہے۔ فاتحۃ الکتاب شفاء من کل سم۔ علی مرتضیٰؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے۔ خیر الدواء القراٰن رواہ ابن ماجۃ۔ جب سارا قرآن دوا ٹھیرا تو فاتحہ بالاولیٰ شفا ٹھیرے گی۔ اس لیے افضل واخیر قرآن ہے۔ بنص حدیث شریف۔

ف، سورۃ فاتحہ کے خواص :۔ اہل علم نے کہا ہے کہ اس سورت میں ہزار خاصیّت ظاہر اور ہزار خاصیّت باطن ہیں۔ یہ بالاتفاق سات آیت ہے۔ ۲۵ کلمہ ہیں۔ ایک سو پچیس حرف ہیں یا ایک سو تیئس یا ایک سو تیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اختلاف بحسب کتابت و قراءت کے ہے بس بس۔

حکایت بلدہ ملتان میں وبا عظیم آئی تھی۔ شیخ تیمی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ فاتحہ کو ہمراہ وصل بسملہ کے ہر مریض طاعون پر دو بار پڑھ کر دم کرد چنانچہ اسی طرح کیا شفا ہوئی۔ ثمرہ اس کا مشاہدہ ہوا۔ بعض مشائخ نے کہا ہے۔ فاتحہ کو ساتھ وصل بسملہ کے ۴۱ بار پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ اللہ اس کو شفاء دے گا۔ یہ عمل مجربات سے ہے، جو شخص فاتحہ کو مع بسملہ درمیان سنت و فرض صبح کے ۴۱ بار ہمیشہ پڑھے گا۔ اگر فقیر ہے غنی ہو جائے گا اور اگر قرض دار ہے۔ قرض اس کا اتر جائے گا۔ اگر بیمار ہے شفا پائے گا اگر ضعیف ہے قوی ہو جائے گا۔ اگر غریب ہے تو درمیان لوگوں کے عزو شرف بے قیاس حاصل ہو گا اور اگر منصب سے معزول ہو گیا ہے۔ اور اس کا عود چاہتا ہے۔ تو وہ منصب یا افضل اس سے مل جائے گا۔ اگر عقیم ہے تو ولد صالح نصیب ہو گا۔ پھر اسی ترتیب سے جس درد مند بیمار خصوصاً درد چشم پہ پڑھے گا۔ بہ نیت خالص تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے گا۔ وھو سر من الاسرار لا یعرفہ الا من وفقه الله تعالیٰ ویلزم کتمه عمن لا یستحقه وبها الاجازۃ لمن داوم علیها والله الحمد۔ شیخ محمد نازلی کہتے ہیں۔ وھذا الترتیب فی ھذا الزمان نافع بلیغ للعین وغیرھا من الامراض وذلك قد جرب مراراً وصح والحمد لله والسر فی ذلك کله حسن الظن من الوجیع والعازم[1] فاتحہ کا بعد نماز صبح کی ایک سو چھپیں بار پڑھنا ادراک غرض و نیل مطلوب میں بلا شک

---

[1] خزینۃ الاسرار، ص ۱۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشبہ مجرب ہے۔ ولہذا الترتیب خواص عجیبۃ واسرار غریبۃ۔

ف ابن عربی قدس سرہ نے کہا ہے۔ جس کو کوئی حاجت ہو وہ بعد فرض وقت مغرب کے اسی جگہ چالیس بار فاتحہ پڑھے اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ پھر اللہ سے سوال مراد کرے لامحالہ وہ حاجت پوری ہوگی۔ وقد جرب فوجد ناہ نافذا ایک خاصیت فاتحہ کی یہ ہے۔ کہ اگر مقید (جس کے پاؤں میں بیڑیاں لگی ہوں) اس کو ایک سو اکیس بار پڑھ کر دس بار قید (بیڑی) پر دم کرے۔ اللہ کے اذن سے وہ قید منفک ہو جائے گی۔ وقد جربہ من کان مقیدا وعلیہ الترسیم فانفک القید وخرج والحراس رقود ونجا بلطف اللہ تعالیٰ وبرکۃ هذہ السورۃ[1]

حکایت: بعض صالحین نے موضع درد پر ہاتھ رکھ کر سات بار فاتحہ پڑھ کر یہ کہا تھا۔ اللھم اذھب عنی سوء ما اجد وفحشہ بدعوۃ نبیک محمد المبارک المکین الا مین عندک۔ اس کو بھی سات بار کہا تھا۔ اللہ نے شفا بخشی وقد جرب ذلك وصح ایک خاصیت فاتحہ کی یہ ہے۔ کہ ہر ماہ کے یوم احد اول (پہلے اتوار) میں اس کو مع بسملہ ستر بار پڑھے۔ پھر دو شنبہ کو ساٹھ بار پھر سہ شنبہ کو پچاس بار، پھر چہار شنبہ کو چالیس بار پھر پنج شنبہ کو تیس بار پھر جمعہ کو بیس بار پھر سنیچر کو دس بار ہر دن دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ستر بار سے دس بار پر آجائے۔ غرضیکہ ہفتہ اول ہر ماہ جدید میں اس پر مداومت رکھے۔

حکایت: شیخ علی حقی کہتے ہیں کہ ایک عالم ہندی نے مدینہ منورہ میں

---

[1] ایضاً خزینۃ الاسرار ص۱۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مجھ کو ۱۲۶۲ھ میں اجازت دی اور کہا کہ ہمارے شیخ ایک خالی جگہ میں لوگوں سے بیٹھے تھے اور ان کے پاس بہت سے مرید تھے۔ اجناس مختلفہ سے شیخ سب کو ہر دن کھانا ان کی مرضی کا کھلاتے تھے نہ کوئی کسب تھا۔ نہ تجارت یہی تصرف فاتحہ کا تھا۔ پس بس و للہ الحمد۔

ف ابن القیم رح نے حدیث رقیہ بالفاتحہ میں کہا ہے۔ اذا ثبت ان لبعض الکلام خواص و منافع فما الظن بکلام رب العٰلمین ثم بالفاتحة التی لم ینزل فی القراٰن ولا فی غیره من الکتب مثلها لتضمنها جمیع معانی الکتب وقد اشتملت علی ذکر اصول اسماء اللہ تعالیٰ ومجامعها و اثبات المعاد وذکر التوحید والافتقار الی الرب تعالیٰ فی طلب الاعانة والهدایة منه وذکر افضل الدعاء وهو طلب الهدایة الی الصراط المستقیم المتضمن کمال معرفته وتوحیده وعبادته بفعل ما امر به واجتناب ما نهی عنه والاستقامة علیه ولتضمنها ذکر اوصاف الخلائق وقسمتهم الی منعم علیه المعرفته بالحق والعمل به والمغضوب علیه لعدوله عن الحق بعد معرفته وضال بعدم معرفته له مع ما تضمنته باثبات القدر والشرع والاسماء والمعاد والتوبة وتزکیة النفس واصلاح القلب والرد علی جمیع اهل البدع وحقیق لسورة هذا بعض شانها ان یستشفی بها من کل داء۔ انتهی[1] تفسیر فتح البیان میں تیس دلیلیں فاتحہ سے اثباتِ توحید پر استنباط کی ہیں۔ بہرحال یہ سورت مبارک اسقام و آلام سے عافیت بخشتی ہے۔ اور جلد صحت

[1] من الاتقان صـ ۱۶۶ ج ۲ طبع مصر ۱۳۵۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تندرستی دیتی ہے۔ اس کے حق میں شفاء من کل داء آیا ہے۔ اگر بیمار اس کو پاک برتن میں لکھ کر پانی سے محو کر کے اپنا منہ دھوئے تو باذن اللہ شفا پائے۔ اور جس کے دل میں تقلب یا شک یا وجع یا خفقان ہو وہ لکھ کر پانی میں دھو کر پی جائے تو الم دور ہو جاتا ہے۔ تیمی کہتے ہیں۔ فایاک والتہاون بخواص کتاب اللہ تعالیٰ اذ التساہل فی الاعتقاد یخسر الدنیا والاٰخرۃ والعیاذ بوجہ اللہ تعالیٰ فان اللہ تعالیٰ یقول وھو اصدق القائلین ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ وکذا قال ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وکذا قال صلی اللہ علیہ وسلم خذ من القراٰن ما شئت لما شئت فالعقوبۃ لمن تہاون بالقراٰن العظیم واسآء الظن کثیرۃ جدا۔ ابن القیمؒ نے کہا ہے[1]۔ کل داء لہ دواء وانا احسنت المداواۃ بالفاتحۃ فوجدت لھا تاثیرا عجیبا فی الشفاء وذلک انی مکثت بمکۃ مدۃ یعترینی ادواء لا اجد طبیبا ولا مداوا ویا فقلت یا نفسی دعینی دعینی اعالج نفسی بالفاتحۃ ففعلت فاری لھا تاثیرا عجیبا وکنت اصف ذلک لمن اشتکی الماشدیدا فکان کثیرا منھم یبرؤن سریعا ببرکۃ الفاتحۃ۔ پھر کہا ہے۔ وقد یختلف الشفاء لضعف ھمۃ الفاعل او لعدم قبول المحل ان یتداوی بکتابۃ الفاتحۃ او ان یتداوی بقراءۃ الفاتحۃ وکذلک یختلف الشفاء لضعف ھمۃ القاری او لتغییر القاری فی المخرج والصفات او لعدم قبول المحل والا فالایات

---

[1] نیز دیکھیے۔ مدارج السالکین ص ۔۔ ج اول طبع المنار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والادعية فی نفسها نافعة شافية واعلم انه قد یعمل کثیرة من الناس شیئًا من ذلك ولا یقع علیٰ مقصوده وغرضه وذلك انما یکون لامرین احدهما ان یکون العامل من العصاة غیراھل للانفعالات والمکاشفات والثانی حمله علیٰ سبیل التجربة والشك واما اذا حدث من اثار النفوس الخبیثة من ذوات السموم القاتلة والعیون الممرضة المھلکة امرو قابله النفوس الزکیة الشریفة بحقائق الفاتحه واسرارھا ومعانیھا وما تضمنته من التوحید والتوکل والثناء علی اللہ تعالیٰ سبحانہٗ دفع اثر تلك النفوس الشیطانیة وحصل البرء بلا شك وشبھة واللہ اعلم۔

سورۃ بقر کی فضیلت

حدیث ابوامامہؓ میں فرمایا ہے۔ اقرؤاسورۃ البقرۃ فان اخذھا برکة وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلة رواہ مسلم۔ مراد بطلہ سے ذوبطالت ہے۔ یعنی ساحروغیرہ معاویہ بن سلام نے کہا ہے۔ بلغنی ان البطلة السحرۃ اورحق میں بقرہ وآل عمران کی دوسری روایت میں ارشادکیا ہے۔ تحاجان عن صاحبھمارواہ مسلم عنہ کنایہ ہے۔ شفاعت کرنے سے۔ اورحدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے۔ ان الشیطان یفر من البیت الذی تقرأ فیه سورۃ البقرۃ رواہ مسلم۔ جس گھرمیں خلل وآسیب وشیطان کا ہو۔ اس میں اس سورت کو پڑھے وہ خلل دور ہوجائے گا۔ دوسرالفظ ابوہریرہؓ کا رفعًا یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لکل شئی سنام وسنام القرآن البقرۃ وفیھا آیۃ ھی سیدۃ
آی القرآن رواہ الترمذی مراد اس آیت سے آیۃ الکرسی ہے۔ حدیث
سہل بن سعد میں کہا ہے کہ جو اس سورت کو رات میں پڑھے تو تین رات
تک شیطان گھر میں نہ آئے گا۔ اور جو دن کو پڑھے تو تین دن تک نہ آئے گا
رواہ ابن حبان[1] اسیدؓ بن حضیر نے ایک رات یہ سورت پڑھی تھی ان کو
مصابیح نظر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا۔ تلک الملائکۃ تنزلت لقراءۃ
سورۃ البقر رواہ ابن حبان والشیخان من حدیث ابی سعید بنحوہ حدیث
نعمان بن بشیر میں دوبارہ دو آیت آخر سورۃ بقر فرمایا ہے۔ لا تقرآن فی دار ثلاث
لیال فلا یقربھا شیطان رواہ الترمذی ابوذر کا لفظ یہ ہے۔ ان اللہ
ختم سورۃ البقرۃ بآیتین اعطانیھما من کنزہ الذی تحت العرش
فتعلموھن وعلموھن نساءکم وابناءکم فانھما صلوۃ وقرآن ودعاء
رواہ الحاکم[2] اور حدیث عبید بن عمیر میں فرمایا ہے۔ لقد انزلت علی اللیلۃ
آیۃ ویل لمن قرأھا ولم یتفکر فیھا ان فی خلق السموٰت والارض و
اختلاف اللیل والنھار الآیۃ کلھا رواہ ابن حبان وغیرہ اور حدیث
ابن مسعودؓ میں فرمایا ہے۔ الآیتان من آخر سورۃ البقرۃ من قرأ بھما فی لیلۃ
کفتاہ متفق علیہ۔

---

[1] تحفۃ الذاکرین ص ۳۰۶

[2] تحفۃ الذاکرین ص ۳۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ انعام کا بیان

یہ سورۃ ایک ہی بار بتمام وکمال مکہ میں اُتری تھی۔ اس کی تین آیت اول اور دو آیت آخر سورۂ براءت میں خواص عجیبہ ہیں۔ اکتالیس بار اس کے پڑھنے سے قید سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔ اس[له] سورت کے پڑھنے سے بیمار شفا پاتا ہے۔

آیۃ الکرسی کا بیان

ابی بن کعب سے فرمایا تھا اے ابا منذر تو جانتا ہے کہ کونسی آیت کتاب اللہ کی اعظم ہے۔ جب انہوں نے کہا آیۃ الکرسی تو فرمایا۔ لیھنك العلم یا ابا منذر رواہ مسلم۔ حدیث طویل ابوہریرہؓ میں قصہ شیطان کے آنے کا تین رات تک آیا ہے۔ تیسری رات جب اس کو پکڑا تو اس نے کہا۔ دعنی اعلمك کلمات ینفعك اللہ بھا اذا او یت الی فراشك فاقرأ آیۃ الکرسی حتی تختم فانك لن یزال علیك من اللہ حافظ ولا یقربك شیطان حتی تصبح جب یہ ذکر حضرتؐ سے کیا۔ فرمایا۔ اما انہ صدقك وھو کذوب رواہ البخاری والنسائی وابو نعیم وابن مردویہ۔ اسی طرح کا ایک قصہ حدیث ابی بن کعبؓ میں آیا ہے حضرتؐ نے فرمایا صدق الخبیث رواہ ابن حبان وابو یعلی والحاکم وابو نعیم والبیہقی۔

له اخرجه البیهقی فی الشعب عن علی موقوفا بسند فیه من لا یعرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس آیت شریف کے بہت سے نام ہیں۔ جیسے اعظم الآیات اور سیدہ آیی القرآن اور افضل آیی القرآن اور اشرف آی القرآن اور ذروۃ آی القرآن اور آیۃ الفتح اور آیۃ البرکۃ والنعمااور آیۃ المقدسۃ اور صفۃ اللہ اور نعت اللہ اور آیۃ التوحید اور آیۃ المستغیثین اور آیۃ المستغنین اور آیۃ المستعیذین اور آیۃ المسترجعین اور آیۃ المستجیرین اور آیۃ الآمنۃ اور آیۃ الحافظۃ اور آیۃ الواقیۃ اور آیۃ الماحیۃ اور آیۃ الدافعۃ الی غیر ذٰلک یہ سب چالیس نام ہیں۔ جن کی وجہ تسمیہ خزینۃ الاسرار میں مرقوم ہے اور بعض نام احادیث سے ثابت ہیں۔ اور ہر نام کے نیچے فوائد کثیرہ رکھے گئے ہیں۔ امام اعظمؒ نے ابو یوسفؒ کو وصیت کی تھی۔ وعليك وردمن القرأن عقب الصلوٰة الخمس مثل اية الكرسي وسورة الاخلاص فانهما مشتملان على الذكر والتوحيد والتلاوة انتہی۔ ترمذی میں رفعاً آیا ہے۔ والذى نفسى بيده ان لهذه الأية لسانا وشفتين تقدس الملك عند ساق العرش۔ اس آیت میں اللہ کا اسم اعظم ہے۔ یعنی الحی القیوم اور پچاس کلمے ہیں۔ ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔

حکایت حسنؒ نے کہا ایک مرد کا بھائی مر گیا تھا۔ اس کو خواب میں دیکھا پوچھا تم نے کس عمل کو افضل پایا، کہا قرآن کو، کہا کون سا قرآن، کہا آیۃ الکرسی کہا کچھ ہمارے لیے بھی امید ہے۔ کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں اور کر نہیں سکتے۔ شیخ محمد نازلی کہتے ہیں۔ میں مدینہ میں حضرتؐ کے پاس[1] ہمیشہ

[1] یعنی قبر نبوی کے پاس (ع ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ میں نے خواب دیکھا، حضرتؐ سے پوچھا، افضل آیت قرآن کیا ہے۔ فرمایا آیۃ الکرسی ابن عربی کہتے ہیں۔ انما صارت ایۃ الکرسی اعظم الایات لعظم مقتضاها فان الشئی انما یتشرف بشرف ذاته ومقتضاه ومتعلقاته وهی فی ای القرآن کسورة الاخلاص فی سورة پھر کہا ہے کہ سورۂ اخلاص کو اتنی فضیلت ہے۔ کہ وہ پوری سورۃ ہے اور یہ آیت ہے۔ اور اس سورت میں بیان توحید کا پندرہ حرف میں ہے۔ اور اس آیت میں پچاس حرف ہیں۔ فظاهر القدرة فی الاعجاز بوضع معنی مخبر بخمسین حرفا ثم یعبر عنه بخمسة عشر وذلك بیان العظیم القدرة والانفراد بوحدانیة انتهی۔ میں کہتا ہوں کہ توحید افضل فضائل ہے۔ جس طرح کہ شرک اکبر کبائر ہے۔ اور توحید کے لیے ایک نور ہے۔ جس طرح کہ شرک کے لیے ایک نار ہے۔ نور توحید سیئات موحدین کو اسی طرح جلا دیتا ہے۔ جس طرح کہ نار شرک کی حسنات مشرکین کو خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ ولہذا توحید افضل عبادات ہے۔ اور ذکر خدا اقرب قربات ہے۔ یہ کچھ مقید بزمان و اوقات نہیں ہوتا ہے، بخلاف سائر اعمال کے جیسے صیام وصلوات فالخلاص من الضلالة انما هو بالهداية الى التوحيد۔ سو یہ توحید آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص میں علی وجہ کمال موجود ہے۔

ف، آیۃ الکرسی کے خواص : شیخ بونیؒ کہتے ہیں۔ پڑھنا آیۃ الکرسی کا بعدد حروف آیۃ الکرسی یعنی ایک سو ستر بار معین ہے۔ جمیع امور وقضائے حوائج و فرج ہم وغم وکشف وضر وسع رزق و نیل مطلوب میں۔ و ﷲ الحمد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت ایک شخص پاس ایک درخت یا نخلہ کے گیا۔ اس میں ایک حرکت سُنی وہ درخت بولنے لگا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ آیۃ الکرسی پڑھی شیطان اوپر سے اُتر آیا۔ اس نے کہا۔ ان لنا مریضًا فبم نداویہ کہا بالذی انزلتنی بہ من الشجرۃ انس رض نے کہا ہے جو شخص پیچھے ہر نماز فرض کے آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ دوسری نماز تک محفوظ رہے گا۔ موافیت نہیں کرتا اس پر مگر نبی یا صدیق یا شہید رواہ البیہقی[1] ایک خاصیت اس کی یہ ہے کہ جو شخص وقت نکلنے کے گھر سے اس آیت کو پڑھتا ہے تو اس کی حاجت پوری ہوتی ہے اور شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہر آفت و عاہت سے محفوظ رہتا ہے اور ہر خوف جن و انس سے امن میں ہوتا ہے۔ بعض خواص نے کہا ہے حصنوا انفسکم بقرأۃ آیۃ الکرسی ایک طریقہ حصن کا یہ ہے۔ کہ اطراف جہالت ششگانہ کی طرف پڑھے اور بار ہفتم اس کو داخل جوف میں پی جائے۔ اس کو حصن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں[2]

حکایت۔ ایک تاجر بہت سامال لے کر مصر سے دوسرے شہر کو واسطے تجارت کے گیا تھا۔ اس کے پیچھے چور لگے۔ وہ رات کو ایک جنگل میں ٹھہرا اور سات بار آیۃ الکرسی جہات ستہ کی طرف پڑھی تاکہ امن سے شب بسر کرے وہ آیۃ الکرسی پڑھتا تھا۔ چور نے رہزنی کرنا چاہا۔ جب اس کے قریب آیا ایک سُور محکم اطراف تاجر میں پایا کسی طرح تاجر تک پہنچنا ممکن نہ ہوا۔ ناچار اس رات

---

[1] فی شعب الایمان ذکرہ فی الدر المنثور۔

[2] حدیث کی کسی کتاب میں یہ نسبت نہیں مل سکی (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا۔ صبح کو تاجر نے کوچ کیا اور ایک جگہ پہنچ کر اُترا۔ رہزن پھر اس کے پیچھے لگا۔ پھر اسی طرح کا حصن محکم پایا۔ اس شب بھر قطع سے باز رہا۔ تیسری منزل میں پھر وہی منزل اوّل وثانی کی طرح حصن پایا اور کسی طرح پہنچنا ممکن نہ تھا۔ آخر سارق نے جانا کہ یہ کوئی اسرار ہے منجملہ خوارق کے تاجر سے کہا کہ میں تین رات سے تیری تاک میں ہوں اور تجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تیرے اطراف میں ایک حصن محکم پاتا ہوں۔ مجھ کو اس خاصہ سے خبردار کر۔ تاجر نے کہا۔ انی قرأت اٰیة الکرسی سبع مرات الی الجھات الستة علٰی نیة الحصن والسور فحفظنی اللہ فیه ببرکة اٰیة الکرسی۔ شیخ بونی کہتے ہیں جب تو کسی مکان خوفناک میں ہو تو ایک خط بشکل دائرہ بقرارت آیۃ الکرسی کھینچ کر مع اپنی جماعت کے اس میں داخل ہو اور جماعت کو اپنے پیچھے رکھ اور آیۃ الکرسی کو روبرو دشمن کے پڑھ، وہ تجھ کو نہ دیکھیں گے۔ اور کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ انتہی۔ شیخ ابنِ عربی کہتے ہیں جو شخص رات دن میں ہزار بار اس آیت کو چالیس دن تک پڑھے گا۔ واللہ ثم باللہ بحق قرآن کریم و رسُول رحیم[1] اس پر کشف ہو جانے ہوگا۔ فرشتے اُس کی زیارت کو آئیں گے۔ ساری مرادیں اُس کی حاصل ہوں گی۔ اس کا تصرف سلاطین کی طرح چلے گا۔[2] انتہی۔ ابن المنیرؒ کہتے ہیں یہ آیہ جس قدر اسماء اللہ پر مشتمل ہے۔ ویسی دوسری آیت نہیں۔ اس میں سترہ جگہ

---

[1] بحق رسولِ رحیم جیسے الفاظ صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نہ صحابہ تابعین، تبع تابعین میں اس کے متداول ہونے کا صحیح ثبوت ملتا ہے۔ (ع۔ ح)

[2] ایسی باتیں تجربے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور مؤلف کی غرض بھی ان کے ذکر سے یہی ہے مسئلہ شرعی نہیں۔ (ع۔ ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام اللہ کا ظاہراً و مضمراً آیا ہے۔ اور اگر ضمائر المحتملہ کو الحی القیوم العلی العظیم میں شمار کریں تو بائیس ہوتے ہیں۔ اس میں اسم اعظم ہے۔ اسی طرح آل عمران و طٰہٰ میں مراد لفظ الحی القیوم ہے۔ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اسی نام سے مردے کو زندہ کرتے تھے۔ اہل بحر کی دعا وقت خوف غرق کے یہی ہے۔ یا حیّ یا قیّوم جو شخص اس کو واسطے انجاح حاجت کے پڑھ کر داہنا قدم بڑھائے وہ حاجت پوری ہوگی۔ امام کفویؒ کہتے ہیں۔ ھذا مجرب لا شبھۃ فیہ نوویؒ نے کہا ہے۔ یستحب الاکثار من تلاوتھا فی جمیع المواطن والا زمان معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں۔ میں نے تمر صدقہ کو ایک غرفہ میں رکھا تھا۔ ہر دن وہ کم ہو جاتا۔ میں نے حضرتؐ سے کہا، فرمایا۔ ھو عمل الشیطان میں اس کی تاک میں رہا۔ اور تین شب تک ہر روز اس کو پکڑتا پھر اس کی خوشامد پر چھوڑ دیتا۔ آخر اس نے کہا تو اس نے کہا تو آیۃ الکرسی و آخر سورۂ بقرا من الرسول پڑھا کر، شیطان نہ آئے گا۔ میں نے حضرتؐ سے کہا، فرمایا صدق الخبیث وھو کذوب۔

فکنت اقرءھا بعد ذلک فلا اجد فیہ نقصانا اخرجہ الحاکم والطبرانی وابو نعیم والبیہقی کلاھما فی الدلائل۔ اسی طرح ابو اسید ساعدیؓ کے باغ کا تمر ایک غول چرا لے جایا کرتا تھا۔ حضرتؐ سے ذکر کیا تلک الغول جب اس کو پکڑا تو وہ ان کو پڑھنا آیت الکرسی بتا گیا۔ انہوں نے حضرت سے کہا۔ فرمایا صدقت وھی کذوب اخرجہ الطبرانی وابو نعیم اسی طرح کا ایک قصہ حاکم نے ابن عباسؓ سے بابت غلہ طعام ابو ایوب انصاریؓ کے روایت کیا ہے۔ واخرجہ ایضاً احمد وابن ابی شیبۃ والترمذی وابو نعیم بطولہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وروی البیہقی عن بریدۃ نحوہ۔ یہ سب روایات دلیل ہیں۔ وجود غول پر قاموس میں کہا ہے۔ الغول بالضم الھلکۃ والداھیۃ والسعلاۃ والحیۃ وساحرۃ الجن وشیطان یاکل الناس اودابۃ رأتھا العرب وعرفتھا وقتلہا تابط شرًا ومن یتلون الوانا من الجن والسحرۃ انتھی۔ حدیث انس میں اس کو ربع قرآن فرمایا ہے۔ رواہ احمد والطبرانی۔

ف بیہقی نے رفعًا روایت کیا ہے۔ من قرء اٰیۃ الکرسی فی دبر کل صلوٰۃ لم یکن بینہ وبین ان یدخل الجنۃ الا ان یموت فاذا مات دخل الجنۃ ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور۔ نسائی وطبرانی کا لفظ یہ ہے۔ من قرء اٰیۃ الکرسی دبر کل صلوٰۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا ان یموت وزاد الطبرانی وقل ھو اللہ احد ورواہ ابن حبان والدارقطنی وابن مردویہ عن ابی امامۃ وصاحب الفردوس عن انس طیبیؒ نے کہا۔ ای الموت حاجز بینہ وبین دخول الجنۃ فاذا تحقق وانقضی حصل دخولہ ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم الموت قبل لقاء اللہ۔ ؎

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما

میفروشد خویش را اوّل خریدار شما

سعد الدین تفتازانیؒ کہتے ہیں۔ معنی الحدیث انہ لم یبق من دخول شرائط الجنۃ الا الموت فکان الموت یمنع ویقول لابد من حضوری اولا لیدخل الجنۃ انتھی اور یہ بات معلوم ہے کہ دخول بعد حشر کے ہوگا۔ اس لیے مراد دخول روح ہے یا خاتمہ ایمان پر اور وقوع اس کا اپنے وقت پر حالانکہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانع حمل حدیث سے ظاہر لفظ پر نہیں ہے اور اللہ کا فضل واسع ہے۔ کذا فی الفیض القدسی للسیوطی۔

مسئلہ:۔ برہان میں کہا ہے کہ امام و ماموم کو پڑھنا اس کا مستحب ہے لیکن بعض مشائخ کہتے ہیں کہ عقب صلوٰۃ جہر سے نہ پڑھے بلکہ اخفا کرے۔ اور بعض نے کہا ہے، جہر جائز ہے۔ ایک خرابی قرارت اذکار وآیات میں یہ ہوتی ہے کہ حروف کو کم وبیش کر دیتے ہیں۔ یہ سخت مکروہ ہے۔ بلکہ حرام ہے بالاجماع جمیع اوقات میں فھم یذکرون اللہ ویعبدونہ بالسئیات قال الشافعیؒ

شعر:
قضاۃ الدھر قد ضلوا فقد بانت خسارتھم

باعوا الدین بالدنیا

فما ربحت تجارتھم

بعض اہل علم نے کہا ہے۔ دیننا مبنی علی النقول لا علی مناسبۃ العقول ومن اصول الدین ان اسماء اللہ تعالیٰ توقیفیۃ لا تقبل الزیادۃ والنقصان انتھی۔

ف شیخ ابوالعباس بونی قرشی مغربیؒ نے خصائص ودعوات آیۃ الکرسی کے طریق اہل عزیمت پر لکھے ہیں۔ اور اس کے منافع وفوائد بیان کیے ہیں۔ اور کلمات وحروف واعداد کا ملاحظہ کیا ہے۔ اور اس کی قرارت کی ترکیبات بتائی ہیں۔ اور امام غزالی اور ابوالفرج اور ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ اسرار اس آیہ مبارکہ کے ذکر کیے ہیں۔ حاجت ان کے ذکر کی اس جگہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اکثر لوگ قاصر الہمت ہیں۔ اگر کوئی مطابق سنت صحیحہ کے اس کا ورد بامید جملہ فوائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مداوم رکھے تو بھی غنیمت و کفایت ہے اس کی آیت کا ایک وفق بھی ۲۵ خانہ کا ہے جس میں تین سو تیس بار یہ آیت آتی ہے۔ اسی طرح کا نقش بعینہا فاتحہ کا بھی ہے۔ اس میں بھی اعداد فاتحہ کے اسی قدر ہوتے ہیں شیخ محمد نازلی نے اس کو لکھا ہے[1]

سورۂ کہف اور اس کی آیات کے فضائل کا بیان

حدیث ابو درداء رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے۔ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رواہُ مسلم ولفظ الترمذی ثَلٰثُ اٰیَاتٍ الخ وقال هٰذا حدیث حسن صحیح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں۔ مَنْ قَرَءَ الْكَهْفَ كَمَا نَزَلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَءَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ رواہ الحاکم۔ مراد دجال سے دجال آخر الزماں ہے۔ سو جب اس کا پڑھنا اس بڑے دجال سے عاصم ہوتا ہے۔ تو اور دجاجلہ صغریٰ سے بالیقین نافع ہوگا۔ اس دجال کبیر کے ظاہر و خارج ہونے تک قریب تیس دجال کے دنیا میں اندر اس امت کے ظاہر ہوں گے۔ جن میں بہت سے گزر چکے اور بعض باقی ہیں۔ ایک دجّال کا خروج اب تیرھویں صدی میں بھی ہوا ہے۔[2] اور ہنوز فتنہ اس کا باقی ہے۔ عصمنا اللہ تعالیٰ عن آفاتہ وعاھاتہ۔

---

[1] اس طرح کے نقشوں سے احتراز کرنا چاہئیے۔ سنت سے ان کا ثبوت نہیں اور اس سے بہت سے مفاسد کے دروازے کھلتے ہیں۔ (ع ۔ ح)

[2] مرزا غلام احمد قادیانی، علیہ ما یستحقہ (ع ۔ ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ یٰسٓ کے فضائل وخصائص

معقل بن یسار رضؓ رفعاً کہتے ہیں قَلْبُ الْقُرْاٰن یٰسٓ لَا یَقْرَأُھَا رَجُلٌ یُرِیْدُ اللّٰہَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ اقْرَءُوْھَا عَلٰی مَوْتَاکُمْ رواہ النسائی۔ ظاہر یہ ہے کہ احتضار کے وقت پڑھے۔ لیکن عموم لفظ شامل ہے۔ بعد الموت کو بھی انس رضؓ کا لفظ مرفوع یوں ہے۔ ان لکل شئ قلبا وقلب القراٰن یٰسٓ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہ لہ بقرا ءتھا قراءۃ القراٰن عَشَرَ مَرَّاتٍ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب یعنی یٰسٓین کا ایک بار پڑھنا برابر دس بار قرآن پڑھنے کے ہے۔ جندبؓ کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا من قَرَءَ یٰسٓین فی لیلۃ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہ غفر لہ[1] رواہ مالک۔ اسی جگہ سے منجملہ پنج سورہ کے ایک یہ سورہ مبارک بھی ہوتی ہے۔ جو مرد وعورت تمام قرآن کی تلاوت سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے لیے باعتبار مزید اجر وکثرت فضائل سور کے پنج سورہ جمع کیا گیا ہے۔ ابوہریرہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ ان اللّٰہ قرء طٰہٰ ویٰسٓ قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بالف عام فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِکَۃُ الْقُرْاٰن قالت طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یُنَزَّلُ ھٰذَا علیھا وطوبٰی لاجوافٍ تَحْمِلُ ھٰذا وطوبٰی لالسنۃ تتکلم بھذا رواہ الدارمی انس رضؓ مرفوعاً کہتے ہیں۔ مَنْ داوم علی یٰسٓین کل لیلۃ ثُمَّ مات مَاتَ شھیدا[2] اخرجہ الطبرانی۔ بخاریؒ نے ادب مفرد میں ابن عمرؓ سے رفعاً روایت

---

[1] نیز دیکھو تحفۃ الذاکرین صـ ۲۱۳۔ (ع، ح)

[2] وفی اسنادہ سعید بن موسیٰ الازدی وہو کذاب تحفۃ الذاکرین صـ۲۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ من قرء یٰس فی لیلۃ اصبح مغفورًا لہٗ۔

ف سورۂ یٰس کے خواص: ابوبکر وابن عباس رضی اللہ عنہما سے باسناد صحیح آیا ہے۔ من قرء سورۃ یٰس الیٰ قولہ اذجاءھا المرسلون و دعا علی اثرھا استجیب لہٗ وقد جرب ذلک وللہ الحمد۔ سعید بن جبیر نے ایک مرد دیوانہ پر یٰس کو پڑھا تھا وہ اچھا ہوگیا۔ اور جو شخص اس کو سات بار یا اکیس بار یا اکتالیس بار پڑھے گا۔ اس کی حاجت بلاشک وشبہ روا ہوجائے گی۔ مشائخ نے اس کے پڑھنے کی ترکیب بتائی ہے۔ کہ لفظ یٰس سات بار کہے جب ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ پر پہنچے، سولہ بار تکرار کرے۔ جب اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ پر پہنچے چار بار تکرار کرے۔ پھر آخر سورت تک پڑھے۔ یہ مجموع اکتالیس بار ہوگا جو کوئی اس سورت کو سات بار اس ترتیب سے پڑھے گا۔ اس کی مراد حاصل ہوگی۔ ھکذا اخذت الاجازۃ عن المشائخ ومن خواصھا نمو الرزق والبرکات وفتح الخیرات تکتب وتوضع فی کل شیٔ فتظھر البرکۃ فیہ اس کو لکھ کر غلہ خزانہ میں رکھے برکت ہوگی۔

سورۃ فتح کی فضیلت اور اس کے خواص

بخاری میں رفعًا آیا ہے۔ لقد نزلت علی اللیلۃ سورۃ احب الی من الدنیا وما فیھا مراد اس سے سورہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ہے بعض عارفین نے کہا ہے جو شخص اس سورت کو وقت رویت ہلال رمضان کے اوّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب میں پڑھے گا۔ پورا سال اس پر وسعت رزق کی رہے گی اور جو شخص ہر دن پڑھا کرے گا۔ وہ خواب میں حضرتؐ سے بیعت کرے گا۔ ضعیف اس کے پڑھنے سے قوی اور ذلیل عزیز اور مغلوب منتصر اور معسر میسّر ہو گا۔ اور دین مقضی اور مسجون رہائی پائے گا۔ اور مکروب سے کرب دور ہو گا۔ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ اکیس بار پڑھنا اس کا موجب نیل ہر مطلوب و دفع ہر مرہوب ہے یا اہم بار تین دن تک یا پانچ دن یا سات تک لگاتار پڑھے۔

سورۂ ملک کے فضائل و خواص

حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے۔ إِنَّ سُورَةً فِی الْقُرْآنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ رواه الترمذی وابن حبان والحاکم وسائر اهل السنن واحمد۔ اور حدیث ابن عباس میں رفعاً آیا ہے۔ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ القبر رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب حاکم کا لفظ یہ ہے۔ هِیَ فِی التَّوْرَاةِ مَنْ قَرَأَهَا فِی لَیْلَةٍ فقد اکثر واطیب وهو صحیح الاسناد وَهُوَ فِی النَّسَائِیْ مُخْتَصَرٌ ۱۔ ابو ہریرہؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے۔ وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رواه الحاکم۔ نسائی کا لفظ ابن مسعود سے یہ ہے۔ مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَیْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ القبر انس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ سُوْرَةٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مَا هِیَ اِلَّا ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتّٰی اَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِیَ تَبَارَكَ رواه الطبرانی والضیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت: ابن عباسؓ نے ایک شخص سے کہا تھا۔ کیا میں تجھ کو ایسی بات نہ کہوں جس سے تو خوش ہو جائے۔ کہا، ہاں۔ کہا سورۂ ملک پڑھ اور یاد کر لے۔ اور گھر والوں کو سکھا دے اور سب بچوں اور ہمسایوں کو تعلیم کر دے یہ منجیہ ہے۔ قیامت کے دن وقت لقائے رب کے مجادلہ مخاصمہ کر کے آگ دوزخ سے بچا دے گی۔ اگر یہ اندر جوف کے ہو گی۔ تیسیر میں کہا ہے۔ یہ تیس آیت تین سو تینتیس کلمہ ایک ہزار تین سو اکیس حرف ہیں۔ توریت میں اس کا نام مانعہ اور انجیل میں واقیہ ہے۔ اس کے ہمیشہ پڑھنے والے کو مرتبۂ علیا منصبِ اعظم تصرف اموال واملاک میں ملتا ہے۔ رجال ونساء میں محبوب ہوتا ہے۔ نزدیک بادشاہ کے مہیب ٹھہرتا ہے۔ وفیہا اسرار کثیرۃ تر کتہا کی لا تکون ملجۃ الجہال اور یہ آیت اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ دفع مرض وبلا ومصائب وفقر کو نافع ہے۔ ابن المبارکؒ نے کہا دو ہزار بار پڑھنے میں انواع فوائد ومنافع ہیں۔ حدیث جابرؓ میں آیا ہے کہ حضرت رات کو نہ سوتے یہاں تک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی پڑھتے۔ رواہ احمد والترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث صحیح وکذا فی شرح السنة وفی المصابیح غریب

سورۂ اخلاص کے فضائل وخواص

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قل ھو اللہ الخ پڑھتا ہے۔ فرمایا واجب ہو گئی۔ میں نے کہا، کیا چیز، فرمایا جنت رواہ مالک دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رواہ مسلم ابو الدرداءؓ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ نے قرآن کے تین جز ٹھہرائے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
ان میں سے ایک جزو قرآن ہے رواہ مسلم حدیث ابو ایوب انصاریؓ
میں فرمایا کیا تم میں ایک شخص ہر رات ثلث قرآن نہیں پڑھ سکتا ہے۔ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَد ثلث قرآن ہے رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید خدری میں
کہا ہے۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنُ رواہ البخاری
انسؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص سے فرمایا تو نے بیاہ کر لیا ہے۔ کہا نہیں میرے پاس
بیاہ کرنے کو کچھ نہیں ہے۔ فرمایا اَلَیْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہا ہاں فرمایا
ثلث قرآن رواہ الترمذی حدیث عائشہؓ میں آیا ہے کہ ایک شخص ہر نماز کو
اسی سورت پر ختم کرتا تھا۔ جب پوچھا تو کہا یہ صفت رحمٰن ہے۔ میں اس کا پڑھنا
پسند رکھتا ہوں۔ فرمایا اس کو خبر کر دو کہ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔ رواہ الشیخان
ورواہ الترمذی عن انس المطول منه وقال فی اخرہ اِنِّیْ اُحِبُّهَا فَقَالَ
حُبُّكَ اِیَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

ف کسی نے کہا یہ سورت مکہ میں اتری تھی۔ ابن عباس وغیرہ کا یہی قول ہے
اور مجاہد وغیرہ نے کہا مدینہ میں اتری ہے۔ اور کسی نے کہا دونوں جگہ اتری ہے۔
سبب نزول میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا سوال یہود پر اور بعض نے کہا سوال
نصاریٰ پر اور بعض نے کہا سوال قریش پر اتری ہے۔ اس سورت کے بیس نام
ہیں۔ جیسے سورۃ اخلاص، سورۃ تفرید، سورۃ تجرید، سورۃ توحید، سورۃ نجات
سورۃ ولایت، سورۃ نسبت اِلٰی غیر ذٰلِكَ ان اسماء کو خزینۃ الاسرار
میں ذکر کیا ہے۔ اور وجوہ تسمیہ لکھے ہیں۔ نام بستم سورۃ امان ہے۔ اس لیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آیا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ حصنی فمن دخلہ امن من عذابی اس سورت کے اور بھی معنی ہیں۔ وللہ الحمد۔

حکایت:۔ ایک بار علی مرتضیٰ رضؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا۔ اے لوگو میں اس دم سارا قرآن تم پر پڑھوں گا۔ لوگ تعجب میں آ گئے۔ پھر تین بار سورۂ اخلاص پڑھی۔ حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے۔ مَن قرأ قل ھو اللہ عشر مرات بنی اللہ لہٗ بیتا فی الجنۃ رواہ مسلم۔ ابو ہریرہؓ وسعید بن المسیب کا لفظ رفعًا یہ ہے۔ من قرأھا احدی عشر مرۃ بنی لہٗ قصر فی الجنۃ ومن قرأھا عشرین مرۃ لہ قصران فی الجنۃ ومن قرأھا ثلثین مرۃ بنی لہ ثلاث قصور فی الجنۃ رواہ الطبرانی والدارمی کذا فی المشکوٰۃ، عمر رضؓ بن الخطاب نے کہا۔ اب تو بہت سے محل ہو جائیں گے، فرمایا اللہ کی رحمت اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔

حکایت:۔ شیخ محمد نازلی کہتے ہیں۔ میں نے ۱۲۶۲ھ میں اندر مسجد الحرام کے ایک شیخ کو دیکھا کہ رات دن قل ہو اللہ پڑھتا تھا۔ میں نے کہا تم اس کو بہت پڑھتے ہو۔ کچھ فوائد اس کے بیان کرو۔ کہا میں نے اپنی گردن آگ سے چھڑا لی میں نے کہا مجھے بھی اجازت دو، مجھ کو اجازت دی اور دعا دی، غرضکہ ہزار بار روزانہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ جس کو توفیق ہو۔ عائشہ رضؓ مرفوعًا کہتی ہیں۔ جو اس کو بعد نماز جمعہ کے مع معوذتین سات بار پڑھے گا۔ وہ دوسرے جمعہ تک ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ رواہ ابن السنی۔

ف:۔ جو شخص خواب میں اس سورت کو پڑھے گا اس کو توحید و قلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیال وکثرت ذکر ملے گی اور وہ مستجاب الدعوات ہوگا۔ الحاصل یہ سورت بنص احادیث صحیحہ برابر ثلث قرآن کے ہے اور بہت مختصر ہے کہ دل میں محفوظ رہتی ہے۔ اس وجہ سے ہمیشہ ذکر اللہ کے جلال کا حاضر رہتا ہے۔ ایک شخص نے کہا تھا میں کثیر الذنوب ہوں۔ مجھے وہ چیز بتاؤ کہ جس سے اللہ کا تقرب حاصل ہو۔ کہا گیا کہ علیك بکثرۃ قرأتھا فانھا تقربك من اللہ روایت طبرانی وابونعیم میں رفعاً آیا ہے۔ مَن قرأھا فِی مَرضِهِ الَّذِی یَمُوتُ فِیهِ لَمْ یُفتَنْ فِی قَبرِہٖ واٰمِنَ مِنْ ضُغطَۃِ القَبرِ وَحَمَلَتهُ المَلٰئِکَۃُ بِاَکفِهَا حتّٰی تجیزہ من الصراط الی الجنۃ کذا فی الاتقان وذکرہ القرطبی فی التذکرہ۔

ف والی بصرہ نے ثابت بن بنانی کو خواب میں دیکھا کہ ہمراہ فرشتوں کے اڑتے پھرتے ہیں۔ کہا تم کو یہ رتبہ کیونکر ملا۔ کہا صبر وشکر وکثرت قرارت قل ھو اللہ احد سے اس سورت کے خواص واسرار عجیب وغریب ہیں۔ اس کا ایک مجلس میں مع بسملہ ہزار بار بغیر کلام دنیا کے پڑھنا حکم میں اسم اعظم کے ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے مواظبت اس کی قرارت پر موجب نیل ہر خیر وامن ہر شر سے ہے۔ دنیا وآخرت میں بھوکا پیاسا اگر اس کو پڑھے تو سیر شکم وسیراب ہو جائے۔ انتہی۔

سورۂ واقعہ کی فضیلت

حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو اس کو ہر رات پڑھے گا۔ اس کو فاقہ نہ ہوگا۔ اور جو ہمیشہ اس کو پڑھا کرے گا۔ وہ کبھی محتاج فقیر نہ ہوگا۔ رواہ ابو یعلی وابوعبید وابن مردویہ وزاد فاقرءُوھا وعلموھا اولادکم اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الغنی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ دافع فقر و محصل تونگری ہے۔ امام شاطبیؒ نے کہا لابد للعالم من مال وجاہ حتیٰ لا یذل لاحد ولا یحتاج الیٰ احد مسروق نے کہا ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ خبر اولین و آخرین اور بنا اہل جنت و اہل نار و بناء دنیا و آخرت پر آگاہ ہو وہ اس سورت کو پڑھے۔

ف اس کا پڑھنا چالیس دن تک ہر روز چالیس بار لگاتار اس طرح پر کہ تھکے نہیں موجب حصولِ رزق واسع کا بغیر تعب ہے۔ ولکن ینبغی ان لا یعلمھا الا لمستحقھا فان فیھا اسم اللہ الاعظم المکنون۔

حکایت، عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعودؓ کو کچھ مال دینا چاہا تھا۔ نہ لیا کہا تم اس کو اپنی بنات پر صرف کرو کہا اتخشی علیھن الفقر وقد امرتھن بقراۃ سورۃ الواقعۃ وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قراءھا کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا۔ بعض علماء نے کہا ہے، جو شخص اس کو ایک مجلس میں چالیس بار پڑھے گا۔ اس کی حاجت طلب رزق میں پوری ہو گی۔ فھذہ السورۃ سر عظیم ولہ خاصیۃ عظیمۃ عجیبۃ فی طلب الغنی ونفی الفقر وللہ الحمد[1]

سورۃ عمّ تیسارلون وغیرہ سورتوں اور بعض آیات کا بیان

اس کی (سورۃ النبا) کی خاصیت یہ ہے کہ جس کو نیند نہ آتی ہو وہ اس کو پڑھے اور وجعلنا نومکم سباتا کو تکرار کرے مطلب حاصل ہو گا۔ فانھا

---

[1] خزینۃ الاسرار ص ۱۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجربة مشهورة۔

ف حدیث ابی تمیمؓ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ کو افضل مسبحات فرمایا ہے۔ رواہ ابو عبیدۃ علیؓ کہتے ہیں حضرتؐ اس سورت کو دوست رکھتے تھے۔ رواہ احمد۔ عائشہؓ کہتی ہیں حضرتؐ ان دو رکعتوں میں جن کے بعد وتر کرتے تھے۔ اس کو اور سورہ کافرون کو پڑھتے اور وتر میں ہر سہ قل۔ شافعی و مالک کا اسی پر عمل ہے۔ اور احمد و ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیسری رکعت میں فقط اخلاص پڑھے

ف حدیث انسؓ میں اذا زلزلت کو نصف قرآن فرمایا ہے اسی طرح والعادیات کو۔ رواہ الترمذی۔

ف حدیث ابن عمرؓ میں الھاکم التکاثر کو برابر قرأت ہزار آیت کہا ہے۔ رواہ الحاکم

ف نوفل بن معاویہؓ کہتے ہیں اقرأ قل یایھا الکفرون ثم نم علیٰ خاتمتھا فانھا براءۃ من الشرک رواہ احمد والحاکم۔ ابن عباسؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے۔ الا ادلکم علیٰ کلمۃ تنجیکم من الاشراک باللہ تقرؤن۔ قل یایھا الکفرون عند منامکم رواہ ابو یعلی۔

ف حدیث انسؓ میں اذا جاء نصر اللہ کو ربع قرآن فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی

ف امام غزالی کہتے ہیں ایک جماعت سلف کی عادت تھی کہ وقف تلف ہونے کسی شئے اور گم ہوجانے کسی شئے کے سورۃ والضحیٰ پڑھا کرتے تھے انتہی اس کی ترکیب میں نے کتاب الداء والدواء میں تفسیر فتح العزیز سے نقل کی ہے

ف جو شخص سورۃ الم نشرح ہر نماز فرض کے بعد چالیس بار سات دن تک لگاتار پڑھے گا۔ وہ بلا شک غنی ہوجائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف جو شخص سورۃ قدر کو جمعہ کے دن ہزار بار پڑھے گا۔ وہ نہ مرے گا۔ یہاں تک کہ حضرتؐ کو خواب میں دیکھے گا۔

حکایت: ۔ ایک عالم نے ایک شخص سے کہا تھا۔ کہ کیا میں تجھ کو اسم اعظم سکھا دوں کہا ہاں۔ کہا فاتحہ و اخلاص و آیۃ الکرسی و سورۃ قدر پڑھ کر روبقبلہ ہوکر جو دعا چاہے مانگ وہ قبول ہوگی۔ جو شخص دوست کی پیشانی کو پکڑ کر اس سورت کو پڑھے گا۔ وہ اس سے امر محبوب دیکھے گا۔ شیخ ابوالحسن شاذلی نے کہا ہے۔ جو شخص سچ بولنا چاہے۔ وہ اس سورت کو پڑھا کرے۔ اس کو سچ کی عادت ہو جائے گی۔ امام تیمی کہتے ہیں، پڑھنا اس کا سو بار وقت نزول مطر کے پھر دعا کرنا مجرب ہے۔

ف سورۃ کوثر کو تین سو بار پڑھنا خالی جگہ میں بہ نیّت نصر علی الاعداء کے مجرب ہے شیخ محمد نازلی کہتے ہیں شیخ حاج محمد موصلی اور شیخ محمد یعقوب نے عکّہ میں مجھ کو خبر دی کہ اس سورت کا ہر مطلوب کے واسطے ہزار بار پڑھنا خصوصًا جلب ارزاق و مال و طلب جاہ و فتح خیرات و ظہور تجلیات کیلئے نافع ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں۔! خاندان شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کے اذکار و اوراد و ادعیہ و اعمال کی اجازت مجھ کو بھی حاصل ہے۔ وللہ الحمد۔

ف ایک آیت لیس لہا من دون اللہ کاشفۃ کا یہ خاصہ ہے۔ کہ مطلوب حاصل ہو عدو مرعوب ہو۔ ہموم مکشوف ہوں۔ غموم رفع ہوں۔ مظلوم رہائی پائے اعداء پر نصر حاصل ہو۔ قرض ادا ہو جائے۔ اس کو ایک ہزار تریپن بار علی الدوام لیالی و ایام میں بہ نیت خالص اللہ کی طرف متوجہ ہو کر پڑھتے ہیں۔ یہ واللہ مجرب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ غسل کرے یا وضو اور دو رکعت نفل پڑھ کر استغفار و فاتحہ و سورہ اخلاص پڑھے اور اگر سورہ یٰسین پڑھے تو اور اچھا ہے پھر اس کا ثواب حضرت کو اور ارواح آل واصحاب و مشائخ و جمیع مومنین و مومنات کو بخشے۔ پھر آیت شریف کو پڑھے۔ ذکرہ محمد النازلی۔

ف دُعا یونس علیہ السلام اسم اعظم ہے۔ واسطے کشف ہموم و تفریج کرب کے طریق اس کے پڑھنے کا ہم نے کتاب الدار والدواء میں لکھا ہے۔ حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا ہے۔ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیٔ قط الا استجاب لہٗ رواہ الترمذی والحاکم۔ اگر مریض چالیس بار اس کو پڑھے اچھا ہو جائے۔ اس کا ہمیشہ پڑھنے والا ظلم سلاطین سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قرارت پر وعدہ نجات کا فرمایا ہے۔ وکذٰلک ننجی المومنین۔

ف آخر سورہ حشر حدیث معقلؓ بن لیسار میں فرمایا ہے جو کوئی صبح کو تین آیات آخر سورہ حشر کے پڑھے گا۔ اگر اس دن مر جائے گا، شہید مرے گا۔ اسی طرح اگر شام کو پڑھے گا تو بھی یہی رُتبہ پائے گا۔ رواہ الترمذی واستغربہ والدارمی۔ ابو امامہؓ کا لفظ رفعًا یہ ہے۔ مَنْ قَرَءَ خَوَاتِیمَ الحشرِ فِی لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ اولَیْلَتِہٖ فقد اَوْجَبَ اللہ لہُ الجَنَّۃَ۔ رواہ البیھقی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ مَنْ قَرَءَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِی لیلۃٍ کُتِبَ لہٗ قِیَامُ لیلۃٍ۔ مکحول کا لفظ یہ ہے۔ مَنْ قَرَءَ سورۃ اٰلِ عمران یَوْمَ الجمعۃ صلت عَلَیْہِ المَلٰئِکَۃُ اِلَی اللَّیل رواھما الدارمی۔

لہ اس طرح کے ثواب پہنچانے کا ذکر عہد سلف صالح سے ثابت نہیں۔ صوفیہ کا عمل معلوم ہوتا ہے وھو کما تری (ع، ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ ابوسعیدؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے۔ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رواه البيهقي في الدعوات الكبير

ف۔ ابوہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں۔ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلَى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔ رواه الترمذي واستغربه والدارمي

ف۔ ابوہریرہؓ رفعاً کہتے ہیں۔ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

معوذتین کے فضائل

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے۔ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قط قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔ رواه مسلم عائشہؓ کہتی ہیں۔ حضرتؐ ہر رات جب بستر پر آتے ہر دو کف دست جمع کر کے ان کو مع اخلاص پڑھ کر دم کرتے، پھر جہاں تک ہو سکتا بدن ہاتھ پھیر دیتے سر اور منہ سے شروع کرتے، تین بار اسی طرح کرتے۔ متفق علیہ۔ عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں۔ درمیان جحفہ و ابواء کے زور سے آندھی چلی اور اندھیرا ہو گیا حضرتؐ معوذتین کے ساتھ تعوذ کرنے لگے اور فرمایا یا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رواه ابوداؤد۔ عبداللہ بن خبیب کہتے ہیں۔ ایک رات بارانی اور تاریکی سخت تھی۔ ہم نے حضرتؐ کو ڈھونڈ کر نکالا، فرمایا کہ میں نے کہا کیا کہوں، فرمایا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و معوذتین صبح و شام تین بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔ جابرؓ سے فرمایا پڑھ کرکہا کیا پڑھوں کہا معوذتین وَلَنْ تَقْرَأْ بِمِثْلِهِمَا رواہ النسائی عائشہؓ کہتی ہیں حضرتؐ جب بیمار ہوتے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے حدیث عقبہؓ بن عامر میں فرمایا ہے۔ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَّا اُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَخْرَجَهُ احمد ابن عباسؓ سے کہا تھا۔ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا تَعَوَّذَ بِهِ الْمُتَعَوِّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ قُلْ اَعُوْذُ الخ رواہ احمد۔ علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں ایک بار آپ کو بچھو نے ڈنگ مارا تھا پانی ونمک منگا کر ہر سہ قل سورۂ اخلاص کے پڑھ کر اس جگہ پر لگایا۔ رواہ الطبرانی، ابن مسعودؓ نے کہا ہے۔ كَانَ يَكْرَهُ الرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم ابوسعید کا لفظ یہ ہے۔ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَمِنَ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَاتُ فَاَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رواہ الترمذی والنسائی۔

ف بیمار ومسحور پر اہم بار معوذتین پڑھ کر دم کرے یا وہ خود پڑھ لے تین بار پانچ یا سات دن تک وہ اچھا ہو جائے گا جس پر خواطر نفسانیہ اور اوہام سوداویہ یا ظلمات شیطانیہ روحانیہ یا جسمانیہ کا غلبہ ہو یا حوادث دہریہ یا سطوات سلطانیہ اس کی طرف توجہ کریں۔ وہ سو بار یا ہزار بار تک معوذتین کو پڑھے، پھر دیکھے کیا حال ہوتا ہے۔ وللہ الحمد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب میں آنحضرت کی زیارت کا بیان

حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے۔ لم یبق من النبوۃ الا مبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری زاد مالک یراھا الرجل المسلم او تری لہ وعن انس رفعہ الرؤیا الصالحۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ متفق علیہ ابوہریرہؓ کا لفظ یہ ہے۔ من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل اس امر میں سارے انبیاء یکساں ہیں۔ شیطان کسی پیغمبر کی صورت میں نوم و یقظہ میں متمثل نہیں ہو سکتا ہے۔ تاکہ حق کے ساتھ باطل مشابہ نہ ہو۔

ف شب جمعہ کو دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ بار آیت الکرسی پڑھے، پھر ہزار بار درود بھیجے حضرت کو خواب میں دیکھے گا[ف]۔ بعض اہل علم نے کہا ہے۔ ومن رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامہ فلہ حسن الخاتمۃ ولہ الشفاعۃ ولہ الجنۃ ویغفر اللہ ولابویہ اذا کانا مسلین ویھون علیہ سکرات الموت ویرفع عنہ عذاب القبر ویؤمنہ من اھوال یوم القیامۃ ویقضی جمیع حوائجہ فی الدنیا والآخرۃ بلطفہ وکرمہ انتھی

ف شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے، بعد فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سورۃ اخلاص پڑھے، پھر سلام پھیر کر ہزار بار درود بھیجے حضرتؐ کو اسی رات خواب میں دیکھے گا۔ اور دوسرا جمعہ آنے نہ پائے گا کہ مشرف بروئیت ہوگا۔ زہری سے

ف یہ بات اور اس طرح کی دوسری چیزیں جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں۔ تجربوں سے متعلق ہیں۔ شرعی ثبوت کو جو لازم نہیں۔ (ع ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو نہا کر دو رکعت پڑھے گا۔ اور ان میں ہزار بار قل ھو اللہ احد قرأت کرے گا۔ وہ حضرت کو خواب میں دیکھے گا۔ ذکرہ السیوطی فی خصائصہ بعض علماء نے کہا ہے، جمعہ کے دن ہزار بار سورۂ قدر پڑھنا موجب رؤیت نبوی کا خواب میں قبل موت کے ہے۔ یہی خاصہ سورۂ کوثر کا بھی ہے مگر اس کے ساتھ ہزار بار درود بھی پڑھے شیخ محمد نازلی کہتے ہیں۔ وانا جربتہا بہذہ الصیغۃ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک وکثیر من الاخوان جربوا سورۃ الکوثر بہذہ الصلوٰۃ فراؤہ فی المنام۔ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ میں سورۂ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سو جائے گا وہ حضرتؐ کو خواب میں دیکھے گا۔ اس کا ہر مقصود حاصل ہوگا۔ قیل انہ مجرب عظیم انتہی۔ شیخ محمد نازلیؒ نے اپنا دیکھنا حضرتؐ کو بارہا اور رب العزت کو ایک بار خواب میں بزمانۂ مجاورت مدینہ منورہ تفصیل وار لکھا ہے۔ پھر کہا ہے کہ ۱۲۶۱ھ میں بمدرسہ محمودیہ حضرتؐ کو میں نے دیکھا تھا۔ وللہ الحمد۔ پھر ۱۲۸۳ھ میں دیکھا۔ میں کہتا ہوں اہل اللہ اور اہل محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہل حدیث کو حضرتؐ کی رؤیت بہ نسبت اور اہل اسلام کے زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے فقیروں کو بھی اس نعمت سے محروم نہ رکھے۔ اللہم آمین ؎

سحر کرشمۂ وصلش بخواب میدیدم
زہے مراتب خوابے کہ بہ زبیداریست

ف شیخ عبدالحق دہلویؒ نے فرمایا ہے۔ کہ ایک سبب ادراک شرف رؤیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مداومت اس صیغہ کی ہے۔ صفت طہارت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰھُمَّ صل علیٰ محمد و اٰلہٖ و سلم کما تحب و ترضٰی لہ اور نیز مداومت اس صیغہ کی محصّل رؤیت ہوتی ہے۔ اللّٰھم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علیٰ قبر محمد فی القبور۔

ف جو شخص جمعہ کے دن اس درود کو ہزار بار پڑھے گا۔ وہ حضرتؐ کو خواب میں دیکھے گا۔ اللّٰھُمَّ صل علیٰ محمد النبیّ الامی و اٰلہٖ اگر پہلے جمعہ کو نہ دیکھے تو پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے، انشاء اللہ تعالیٰ مسرت پائے گا۔

ف شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر بعد سلام کے سو بار یہ درود پڑھے۔ اللّٰھم صلّ علی محمدٍ النبیّ الامی و اٰلہٖ وصحبہ وسلم وہ مشرف برؤیت نبیؐ ہوگا۔ اگر اس کے نصیب میں ہے تو تین جمعہ سے زیادہ تجاوز نہ کرے گا۔ وقد جرب بعض الفقراء، وللّٰہ الحمد۔

ف شب جمعہ میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ۲۵ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر ہزار بار یہ درود بھیجے۔ صلّی اللہ علی النبیّ الامیّ۔ وہ حضرت کو خواب میں دیکھے گا۔ وھذا ایضاً مجرب۔

ف ۔سعید بن عطارؒ سے مروی ہے کہ جو شخص فراش طاہر پر بوقت خواب کے یہ دُعا پڑھ کر دستِ راست کو بالین بنا کر سو جائے گا وہ حضرتؐ کو خواب میں دیکھے گا۔ اللّٰھم انی اسألک بجلال وجھک الکریم ان ترینی فی

---

[1] اس طرح کی نمازوں پر تبصرہ کے لیے دیکھیے مؤلف امامؒ کی بے مثل تالیف نزل الابرار بالعلم الماثور من الادعیۃ والاذکار صـ۱۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منامی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم رویۃ تقربہا عینی و نشرح بہا صدری وتجمع بہما شملی وتفرج بہا کربتی وتجمع بہا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم لا تفرق بینی وبینہ ابدًا یا ارحم الراحمین۔ ان تراکیب کے سوا اور بھی بہت صیغ وادعیہ ہیں۔ لیکن صلاح محل وقابلیت فاعل درکار ہے، ان چیزوں کو لہو ولعب کے طور پر بے رعایت آداب طہارت وحضور دل وشوق باطن کے بجا نہ لائیے۔ ورنہ بجز خسران کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ واللہ اعلم۔

خاتمہ در فضائل درود شریف کے بیان میں

عمر بن خطاب نے کہا تھا۔ اے رسولِ خدا کیا میں ثلث دُعا اپنی درود نہ کروں۔ فرمایا اگر زیادہ کروگے تو افضل ہوگا۔ کہا دو تہائی فرمایا۔ فان زدت فھو افضل کہا بابی انت وامی یارسول اللہ اجعل دعائی کلہ الصلوٰۃ علیک۔ فرمایا۔ اذن یکفیک اللہ امرک من دنیاک واخرتک رواہ احمد والحاکم والبیھقی۔ سیوطی کہتے ہیں۔ ان کثرۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکثر الارزاق والبرکات وتقضی الحوائج وتکشف الھموم والغموم والکروب کلھا بالمشاھدۃ والتجربۃ بین السلف والخلف وان التوسل بالصلوٰۃ والسلام علی سید الانام فی الامور کلھا واقع بین الجن والانس والملائکۃ کما دلت علیہ الآیات والاحادیث انتہی[1]۔

---

[1] خزینۃ الاسرار صـ ۲۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مومن مصائب و امراض و غموم و کروب میں مبتلا ہو یا طلب منصب و جاہ کرے یا مبتلائے فقر و ذلت ہو یا منصب معزول کا ملنا چاہتا ہو یا دفع آفاتِ سماویہ و بلایائے ارضیہ کی خواہش رکھتا ہو۔ وہ لیالی و ایام میں اکثارِ صلوٰۃ کرے برکت درود سے سب مقاصد کو پہنچ جائے گا۔ شیخ عبدالرحیمؒ والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کہا ہے۔ بما وجدنا ما وجدنا انتہی صیغے درود کے چار ہزار بلکہ بارہ ہزار تک ہیں۔ ہر ایک صیغہ کو ایک جماعت اہل شرق و غرب نے اختیار کیا ہے بجسب رابطہ مناسبت جو درمیان اُن کے اور حضرتؐ کے ہے۔ اور بجسب فہم و خواص و منافع و اسرار و بعضہا مشہورۃ بالتجربۃ والمشاہدۃ فی تفریج الکروب وتحصیل المرغوب کالصلوٰۃ المنجیۃ وھی ھذہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال و الاٰفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات و ترفعنا بھا اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات[1] لیکن افضل یہ ہے کہ یوں کہے۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا الخ۔ اس لیے کہ صیغہ تعلیم میں ذکرِ آل کا آیا ہے۔ بلکہ امتثال امر بدون ذکرِ آل کے نہیں ہوتا ہے۔ ہمراہ ذکرِ آل کے تاثیر اکثر و اسرع و اتم دائم ہوتی ہے۔ و لہٰذا شیخ ابن عربی نے اس کو مع ذکرِ آل کے لکھا ہے اور کہا ہے انہ الکنز من کنوز العرش جو کوئی اس صیغہ کو جوفِ شب میں جب حاجت کے لیے دنیاوی ہو یا اخروی

---

[1] خزینۃ الاسرار صفحہ ۲۰۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار بار پڑھتا ہے۔ وہ کام پورا ہو جاتا ہے۔ فانہ اسرع للاجابة من البرق الخاطف واکسیر اعظم وتریاق مجرب فلا بدمن اخفائہ وسترہ من غیر اھلہ انتہی۔ اسی طرح امام بونی اور جزولی نے خواص واسرار اس کے لکھے ہیں۔ ترکتہا کی لا تقع فی ایدی الجاھلین وتکفیک ھٰذہ الاشارۃ۔

ف منجملہ صلوات مجربات کے صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ ہے۔ مغاربہ اس کو صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ سرعت تاثیر میں مثل شعلہ نار کے ہے اور اس کو ۴۴۴۴ بار پڑھتے ہیں۔ اور اہل اسرار مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہیں۔ وھی ھذہ الصلٰوۃ اللھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلامًا تامًا علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد وتنفرج بہ الکرب وتقضی بہ الکرب وتقضی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام بوجھہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لك۔ یہ درود نہایت جامع وحاوی ہے تفریج کروب وتحصیل مطلوب پر اور الفاظ وآداب صلوٰۃ کو بھی محیط ہے اور حدود اوان ہر شے پر شامل ہے۔ وللہ الحمد۔ ومن الخواص الصحیحۃ المجربۃ قراءۃ ھذہ الصلٰوۃ علی المریض وعلی المصروع والمجنون فان اللہ یشفیہ ببرکۃ ھذہ الصلٰوۃ الکاملۃ والسلام التام یقرءھا بنفسہ اوغیرہ علیہ بھذا العدد۔ شیخ محمد تونسوی نے کہا ہمیشہ ہر دن گیارہ بار پڑھنا اس کا واسطے نزول رزق کے آسمان سے اور انبات کے زمین سے کافی ہے۔ امام دینوری نے کہا ہے جو اس کو بعد ہر نماز کے گیارہ بار پڑھے گا۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراتب علیہ و دولت غنیہ کو پہنچے گا۔ اس کا رزق منقطع نہ ہوگا۔ اسی طرح ہر صبح کو اہم بار پڑھنا موجب نیل مراد ہے۔ اور ہر روز سو بار پڑھنے سے فوق مراد پائے گا۔ اور کشفِ اسرار کے لیے ہر روز بعد دو مرسلین تین سو تیرہ بار پڑھے اور اگر ہر روز ہزار بار پڑھے گا تو پھر وصف سے باہر ہے۔ امام قرطبی نے پڑھنا واسطے تحصیل امر مہم عظیم یا دفع بلائے مقیم کے چار ہزار چار سو چوالیس بار لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی خواص اس عدد کے ذکر کیے ہیں۔ اور کہا ہے۔ فانہ اکسیر فی سبب التاثیر انتہی[1]

ف اہلِ تفسیر و حدیث کہتے ہیں۔ ان الصلوٰۃ علی سید الانام افضل العباد واحسن الحالات واعظم القربات لقولہ تعالیٰ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ قرطبی کہتے ہیں۔ من داوم علی ھذہ الصلوٰۃ کل یوم احدی واربعین مرۃ او مائۃ او زیادۃ فرج اللہ ھمہ وغمہ وکشف کربہ وضرہ ویسر امرہ ونور سرہ وعلی قدرہ وحسن حالہ ووسع رزقہ وفتح علیہ ابواب الخیرات والحسنات بالزیادات ونفذت کلمتہ فی الریاسات وامنہ من حوادث الدھر وشر نکبات الجوع والفقر والقی لہ محبۃ فی القلوب ولا یسأل من اللہ تعالیٰ شیئا الا اعطاہ فلا تحصل ھذہ الفوائد الا

[1] یہ سب خزینۃ الاسرار صہ ۲۰۹ میں تفصیل کا خلاصہ ہے۔ لیکن صوفیائے کرام سے اپنے تجربے میں مسنون الفاظ کی ان کو حیثیت حاصل نہیں جیسا کہ مؤلف امام رح نے آخر میں تحریر فرمایا ہے ۵۲

[2] یعنی صلوٰۃ، تفریجیۃ، قرطبیۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرط المداومة علیہا۔

ف ایک صیغہ درود کا یہ ہے۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک اس پر مداومت کرنے سے اخذ علوم و اسرار حضرتؐ سے حاصل ہوتا ہے شیخ مصطفٰے نے کہا ہے۔ ھذا مجرب جرب فلان و فلان پھر کہا یا نبی اذھب الی المشرق والی المغرب وان غابت القبۃ الخضراء عن عینیک انا فی المیدان یعنی قبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوق قبرہ الشریف شیخ محمد نازلی حقی کہتے ہیں۔ قرات ھذہ الصلوٰۃ اول لیلۃ بدأت منھا مائۃ مرۃ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فی المنام فقال الشفاعۃ لک ولابویک ولاخوانک وقضی اللہ وایاکم بشارتہ بالتکرار ثم وجدت بحول اللہ وقوتہ کما ذکرھا الشیخ ثم اخبرت بھذہ الصلوٰۃ کثیرا من الاخوان فرأیت من داوم علیھا نالوا اسرار عجیبۃ ما نلت مثلھا وفیھا اسرار کثیرۃ تکفیک ھذہ الاشارۃ۔[1]

ف، **افضل الفاظ درود شریف**:۔ علی قاری نے حزب اعظم میں بذیل ذکر الفاظ صلوٰۃ کہا ہے کہ افضلھا ما ورد عقیب التشھد انتھی۔ لیکن اس صیغہ میں ذکر سلام کا نہیں آیا ہے۔ اس لیے کہ سلام تشہد میں آجاتا ہے۔ سو جو کوئی اس صیغہ کو خارج نماز پڑھے وہ لفظ سلام زیادہ کرے مجموع کیفیات جو حزب اعظم میں مذکور ہیں۔ ۴۸ صیغے ہیں۔ منجملہ ان کے مرفوع ۲۶ صیغے ہیں۔ باقی صحابہ و

---

[1] خزینۃ الاسرار ص ۲۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتابعین سے مروی ہیں۔ میں نے کتاب نزل الابرار میں صیغ مرفوعہ کو مع تخریج لکھا ہے۔ وہ ۳۰ صیغے سے زیادہ نہیں ہوتے۔ بلکہ قدرے کم پھر اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ کہ افضل صیغ کونسا صیغہ ہے۔ یہ اختلاف یا تو اس لیے ہے۔ کہ جس صیغہ کی شان میں اطلاق افضلیت کا آیا ہے۔ وہ افضل ہے۔ یا اس لیے کہ وہ مشتمل ہے کیفیت و کمیت فاصلہ پر بعض اہلِ علم نے دس صیغے ذکر کیے ہیں۔ ایک صیغہ تشہد کا اس کو افضل صیغ صلوات کہا ہے۔ دوسرا صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صلّ علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عن ذکرہ الغافلون۔ تیسرا صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کماھو اھلہٗ ومستحقہٗ چوتھا صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صلّ علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما انت اھلہٗ پانچواں صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰلِ محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک۔ چھٹا صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد النبی الامی وعلیٰ کلّ نبی وملک وّولی عدد کلماتِ ربّنا التّامات المبارکات ساتواں صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صلّ علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلیٰ ازواجہ وذریاتہٖ عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک، آٹھواں صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰلِ محمد صلوٰۃ دائمۃ بدوامک نواں صیغہ یہ ہے اللّٰھم یا رب محمد وعلیٰ اٰل محمد صلّ علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد واجز محمد ما ھو اھلہ۔ دسواں صیغہ یہ ہے۔ اللّٰھُمَّ صل علی محمد وازواجہ امھات المؤمنین وذریاتہ واھل بیتہ کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمیدٌ مّجیدٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان صیغوں کو بعض اہلِ علم نے ذکر کیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ان کو صیغ صحاح ستہ وغیرہ پر عرض کر کے اختیار کیا جائے۔ نہ بدون اختیار کے اس لیے کہ صیغ ماثورہ کو ایک مزیت وخصوصیت فاضلہ حاصل ہے۔ اُن صیغ پر جن کو ائمت نے انشا کیا ہے۔ میرے نزدیک جو صیغے صحیحین میں آئے ہیں۔ وہ سب افاضل صیغ ہیں۔ پھر جو سنن اربعہ میں آئے ہیں وہ افضل ہیں۔ پھر بقیہ صیغ جو صحابہ وتابعین وعلمار دین ومشائخ صالحین سے مروی ہیں۔ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں۔ اتنی بات ہے کہ جس صیغہ کا تجربہ نفع میں زیادہ ہُوا ہے۔ اس کو باعتبار منفعت کے بہتر سمجھا گیا ہے۔ نہ باعتبار صحت وقوت روایت کے جیسے صیغہ منجیہ وصیغہ ناریہ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ورنہ جو صیغہ لبسند صحیح مرفوع ثابت ہے وہ اس اعتبار سے کہ نبی معصوم کا لفظ ہے۔ سب الفاظ علمار ومشائخ امت پر فضیلت ظاہری وباطنی رکھتا ہے۔ پھر بعض صیغوں کے حق میں کہا ہے۔ کہ ان کی قرارت یا مداومت سے تبعداد کذا اوکذا حضرت ؐ کی رویت حاصل ہوتی ہے۔ سو یہ بھی ایک منفعت ہے لیکن اس سے افضلیت اس صیغہ کی روایۃً ثابت نہیں ہوتی۔ پھر بعض علمار راسخین کا یہ مختار ہے کہ صیغہ صلوٰۃ میں اقتصار صیغ ماثورہ مرفوعہ پر کرنا چاہیئے۔ اپنی طرف سے الفاظ صلوٰۃ کا ترتیب دینا بخوف ابتلا، اطرار، واغراق ومبالغہ نہ چاہیئے۔ اگرچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شبہ ہر مدح ونعت کے مستحق ہیں۔ کیونکہ اس میں کمالِ ادب ہے۔ ساتھ حضرت نبوت کے اور یہ طریقہ مطابق احادیث صحیحہ کے ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم الحدیث او کما قال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پھر بعض اہلِ علم نے ایسے صیغے اختیار

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے ہیں۔ جن میں رعایت جملہ آداب مطلوبہ درود کے بموجب احادیث متفرقہ کے ملحوظ رکھی ہے۔ اس صیغے کے جامع ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ نہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج ہے۔ اس لیے کہ وہ طریق اتم واعم واکمل واشمل پر واقع ہے لیکن معہذا جو فضیلت ان صیغوں کو حاصل ہے۔ جو ترکیب نبوت پر صحاح وسنن میں آئی ہیں۔ یہ صیغہ اُن پر مختار نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ اس صورت میں ترجیح کلام امت کی کلام رسول امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لازم آتی ہے۔ کہاں کلام اس بندہ کا جس کی شان یہ ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ اور کہاں کلام اس شخص کا جو غیر موحی الیہ اور غیر معصوم ہے ؎

جوہر جام جسم از طینت کان دگر است

تو توقع زگل کوزہ گران میداری

ف فضل واستحباب درود کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شامل کل احوال وجمیع اوقات ہے۔ لیکن شب جمعہ وروز جمعہ افضل واجب ہے۔ حدیث شریف میں بروایت اوس بن اوس رفعاً آیا ہے۔ افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم تعرض علی فادعو لکم واستغفر رواہ ابو داؤد وصححہ النووی وابن حبان۔ دوسری روایت میں آیا ہے۔ کہ یہ دن مشہود ہے۔ اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی درود کو سُن کر مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ خصوصیات جمعہ سے ایک یہ بات ہے کہ حضرت کو خود بنفس نفیس جواب درود وسلام کا دیتے ہیں۔ میں نے کتاب زیادۃ الایمان میں جو مخصوص بذکر درود واذکار وادعیہ صحیحہ ضروریہ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ مواضع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصلیہ و تسلیم کے ۴۸ ہیں۔ پھر ان کو نام بنام تبا دیا ہے۔ پھر فوائد درود شریف کے لکھے ہیں۔ یہ سب ۶۸ فائدے ہیں۔ ان کو بھی نام بنام ذکر کیا ہے۔ یہ فوائد باعتبار ذکر اہل علم کے ہیں۔ ورنہ فوائد صلوٰۃ وسلام کے بے حساب ہیں۔ بعد قرآن و ذکر اللہ کے کوئی وظیفہ واسطے خیر دارین کے درود سے بڑھ کر نہیں ہے۔ کتاب نزل الابرار کے صفحہ ۱۷۵ میں میں نے وہ صیغہ بھی لکھا ہے۔ جو جامع ہے جملہ الفاظ واردہ احادیث صحیحہ کو اور نووی نے شرح مہذب و اذکار میں و ابن ہمام اور ابن حجر مکی نے اور صاحب ذخیرۃ الخیر اور عراقی وغیرہ علماء نے اس کو اپنے اپنے طور وطرز پر لکھا ہے۔ لیکن قول افضل اس باب میں یہ ہے کہ جو روایات ماثور ہیں۔ ان میں تلفیق نہ کرے۔ کیونکہ اس سے احداث ایسی صفت کا لازم آتا ہے۔ جو مجموعًا ایک حدیث میں وارد نہیں ہوئی ہے بلکہ گاہے ایک روایت کو اور گاہے دوسری روایت کو علی اکمل الطریق قرارت کرے حافظ ابن القیم رح و امام شوکانی رح اور ایک جماعت علماء راسخین کا مختار یہی ہے۔ بعض اعلام نے کیا خوب کہا ہے۔ ان الطاعۃ مع الاتباع وان قلت افضل منھا بغیرہ وان جلت لقولہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ولہٰذا جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ حکم سُنا صلوا علیہ وسلموا تسلیما تو اپنی طرف سے صیغے صلوٰۃ کے انشاء نہیں کیے، حالانکہ بڑے فصیح بلیغ عالی مقام رفیع الشان تھے۔ بلکہ حضرت ؐ سے پوچھا کہ ہم درود آپ ؐ پر کس طرح بھیجیں۔ اس باب میں قریب ۳۰ روایات کے آئی ہیں۔ سو محب خدا و متبع سنت ہرگز اللہ و رسول کے کلام سے تجاوز نہیں کرتا ہے۔ ہاں تابعین و من بعدہم نے کچھ صیغ بنائے ہیں۔ سو کچھ ضرورت ان کی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ نسبت صیغ صلاۃ مردم کے صلاۃ تعلیمیہ حضرت ؐ سے اتنی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے جتنی ذرہ کو آفتاب سے ہوتی ہے۔ اب جو کوئی اس بات کا معتقد ہو کہ صلاۃ دلائل الخیرات یا شفاء الاسقام یا صلوٰۃ ابن شیش ونحوہا مثلاً افضل ہے اس صلوٰۃ سے جو صحاح وسنن میں وارد ہے تو وہ شخص مدارک شرع سے بمراحل دور ہے گو نفس جواز میں بشرط فقد اطرار واغراق ناجائز گفتگو نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

ف منجملہ صیغ ماثورہ صلاۃ وسلام جنکی تعداد اوسی ۳۰ صیغے ہیں۔ یا کم۔ ہم چند صیغے اصح الصحیح ذکر کرتے ہیں کہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہٗ۔ اور بقیہ صیغ کا حوالہ کتاب نزل الابرار پر دیتے ہیں۔

(۱) منجملہ ان کے ایک تو وہی صیغہ ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔ اخرجہ الائمۃ السنۃ۔ کعبؓ بن عجرہ نے حضرتؐ سے کہا تھا۔ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت۔ اس کے جواب میں صیغہ مذکورہ فرمایا تھا۔ ابن قیمؒ ہدی نبوی میں کہتے ہیں۔ اکمل ما یصلی ویصل علیہ ما علم امتہ ان یصلوا علیہ بہ فلا علیہ اکمل منہا انتہی۔

(۲) اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید اخرجہ الشیخان والنسائی و للخمسۃ من حدیثہ ایضا مثلہ۔

(۳) اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید، اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید۔ اخرجہ البخاری والحاکم والنسائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اللّٰھم صل علیٰ اٰل محمد وازواجہٖ وذریتہٖ کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علیٰ محمد وازواجہ وذریتہٖ کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید، اخرجہ الشیخان وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان۔

(۵) اللّٰھم صل علیٰ محمد عبدک ورسولک کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علیٰ محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجۃ

(۶) اللّٰھم صل علیٰ محمد النبی الامی وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید رواہ الشیخان واحمد وابوداؤد وابن ماجۃ والنسائی۔

(۷) اللّٰھم صل علیٰ محمد النبی الامی وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علیٰ محمد النبی الامی کما بارکت علیٰ ابراھیم فی العلمین انک حمید مجید۔ رواہ مسلم وابوداؤد، والترمذی والنسائی

ف اس باب میں کتاب جلاء الافہام تالیف حافظ ابن القیم رح شافی[1] اور تام ہے جس قدر صیغ صلوٰت کتب احادیث میں آئے ہیں۔ ان پر تکلم کیا ہے۔ اور صحیح و حسن و معلول وغیرہ کو جدا جدا بتا دیا ہے۔ اور فوائد ومنافع درود شریف کے ذکر کیے ہیں[2]۔ اگر یہ کتاب میسر نہ ہو تو پھر نزل الابرار جو قسطنطنیہ میں مطبوع ہو کر شائع ہو چکی ہے مغنی عن

---

[1] قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے اس کتاب کا شگفتہ ترجمہ کر دیا تھا، "الصلوٰۃ والسلام" کے نام سے مطبوع اور دستیاب ہے۔

[2] نیز حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمہ کی تالیف القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع بھی اس سلسلے کی بہت عمدہ کتاب ہے ہندوستان اور مدینہ منورہ میں طبع ہو چکی ہے (ع،ح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکل ہے۔ وللہ الحمد اور اگر نزل الابرار بھی میسر نہ ہو سکے تو رسالہ زیادۃ الایمان بھی کفایت کرتا ہے۔ الحمد للہ کہ آج ۴ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ کو یہ رسالہ چار دن میں تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اخیار البریات ۵ ط۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية

نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردّ الاشراک (عربی ٹائپ) شاہ اسمٰعیل شہیدؒ ۳۰ روپے
ردع الانام عن محدثات عاشر المحرم الحرام (عربی ٹائپ) ۴۰/- روپے
رزم حق و باطل (مسئلہ توسل پر بے نظیر تحریری مناظرہ) ۱۵/- روپے
رسالہ عمل بالحدیث (مولانا ولایت علی صادق پوریؒ) روپے
زیارۃ القبور (اردو) ابن تیمیہؒ ۴/- روپے
زینت الاسلام (پنجابی) حافظ محمد لکھویؒ ۱۲/- روپے
سبعہ معلقہ مترجم (مع عربی شرح) روپے
سنن نسائی شریف (التعلیقات السلفیہ) عربی ۱۲۰/- روپے
شرح عقیدہ طحاویہ (عربی) ۶۰/- روپے
صراط مستقیم (سید احمد شہید بریلویؒ) فارسی ۲۰/- روپے
طبقات المدلسین (ابن حجرؒ) عربی ٹائپ ۱۰/- روپے
ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی عربی ٹائپ (نواب صدیق حسن خانؒ) ۴۰/- روپے
عصمۃ الانبیاء عربی (امام رازی) ۱۰/- روپے
فتویٰ الحمویۃ الکبریٰ (عربی) ابن تیمیہؒ ۱۲/- روپے
فتویٰ شاہ عبدالعزیزؒ (دربارہ فاتحہ خلف الامام) روپے
فصل الخطاب فی فضل الکتاب ۵/- روپے
قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین فارسی (شاہ ولی اللہؒ) روپے
کتاب الصلوٰۃ عربی (ابن قیمؒ) روپے
مآثر الاجداد روپے
مجموعہ ثلاثہ رسائل (عربی ٹائپ) "الاتباع، الایقاظ، تحفۃ الانام" ۲۶/- روپے
مبتکرات اللآلی والدرر فی المحاکمۃ بین العینیؒ وابن حجرؒ (عربی) ۷۵/- روپے
محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک روپے
مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ (جلد اول) ۱۰۰/- روپے

مکتوبات شاہ ولی اللہ (فارسی) ۱۵/- روپے
منہاج السنۃ النبویۃ مع منہاج الکرامۃ (عربی) ۴۰۰/- روپے
نصیحۃ المسلمین ۳/- روپے
نماز مترجم (سادہ) ۰/۵۰ روپے
ہادی شرح زرادی ۱۵/- روپے
یٰسین مترجم روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احسن التفاسیر
اردو

مصنفہ :— مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

اردو میں تفسیریں تو کافی لکھی گئی ہیں لیکن اس مبارک تفسیر میں شاہ عبدالقادرؒ کے ترجمہ کے علاوہ بعض خصوصیات منفرد نوعیت کی ہیں۔

- محدثین کی مسلمہ تفاسیر کا عمدہ نچوڑ ● آیات کے شانِ نزول کی تفصیل۔
- عقائد و عبادات اور دیگر معاملاتِ زندگی سے متعلقہ قرآن مجید کے احکام و مسائل کی تفصیل احادیث و آثار کی روشنی میں کی گئی ہے۔ گویا یہ تفسیر احکام القرآن بھی ہے۔
- ابتدا میں اصولِ تفسیر کے نفیس مباحث پر ۴۶ بڑے صفحات پر مشتمل بصیرت افروز مقدمہ بھی ہے۔

اس اشاعت کی بعض خصوصیات

- تفسیر میں آمدہ مرفوع احادیث کی تخریج مع قید صفحات کتب کر دی گئی ھے جس کی وجہ سے اس کی استنادی حیثیت بہت بلند ہو گئی ھے۔
- تخریج کے علاوہ بعض خاص مواقع پر مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ کے قلم سے مفید حواشی کا بھی اضافہ ہے جو مختصر لیکن جامع ہیں۔
- طباعت کا سابقہ انداز بدل دیا گیا ہے۔ اوپر قرآن مجید مترجم بین السطور اور اس کے ساتھ ساتھ آیات کے نمبر دے کر نیچے حوض میں تفسیر دے دی گئی ہے۔

قیمت :

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور